صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز اتوار مورخہ 27 مئی 2018ء بمطابق 11 رمضان المبارک 1438 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُواْ الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُواْ اللّٰهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُواْ لِي وَلْيُؤْمِنُواْ بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ۔

(ترجمہ): (روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اول اول) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہیئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کرلے۔ خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا اور (یہ آسانی کا حکم) اسلئے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اس احسان کے بدلے کہ خدا نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو۔ اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیئے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

حلف وفاداری رکنیت

<u>Mr. Speaker:</u> Mr. Baldev Kumar, Member elect, to stand in front of his seat to take oath.

(اس مرحلہ پر نومنتخب رکن نے حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

<u>Mr. Speaker:</u> Now I call upon the Member elect, to sign in the role of Members, placed on the table of the Secretary, Provincial Assembly.

(اس مرحلہ پر نومنتخب رکن نے حاضری رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی:</u> جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی:</u> نن چې کومه واقعه شوې ده، د اسمبلئ نه بهر چې کوم احتجاج شوے دے، هغه مظاهرینو نن په صحافیانو باندې حمله کړې ده، د هغوی DSNGs ئې په ګټو ویشتې دی، دا ئې زیاتې کړے دے د صحافیانو سره، نو مونږ د هغې مذمت هم کوؤ او سر! چې دې صحافیانو واک آؤټ اوکړو، زه به ریکویسټ کوم چې تاسو دلته نه ثوک اولیږئ چې هغوی واپس کړی، کم از کم د صحافیانو سره دا ظلم نه دے پکار۔

<u>جناب سپیکر:</u> مشتاق غنی اور شاہ فرمان صاحب! آپ دونوں جو ہیں، ان کو لے کر آئیں۔

<u>سید محمد علی شاہ:</u> جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> آئیٹم نمبر تین، (مداخلت) تاسو اووایئ جی، ایک منٹ جی، میں یہ کارروائی پوری کروں، میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ فاٹا سے ہمارے جو ایم این ایز، سینیٹرز اور دیگر مہمان آئے ہیں، میں سب کو خوش آمدید کہتا ہوں، میں صوبائی اسمبلی کی طرف سے سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 04, ‘Panel of Chairmen’: In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I

hereby nominate the following Members in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current Session:

1. Mr. Mehmood Jan;
2. Mr. Muhammad Arif;
3. Mr. Zareen Gul; and
4. Raja Faisal Zaman.

پچیسویں آئینی ترمیم بابت فاٹا کا صوبہ خیبر پختونخوا میں انضمام، مجریہ 2018 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 09, honourable Minister for Law.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I beg to present the Constitution (Twenty-fifth Amendment) Bill, 2018 in the House in terms of Clause 4 of Article 239 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Speaker: It stands presented.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک منٹ میڈم! میں یہ کر لوں، اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں کہ آپ ریزولیوشن موؤ کر لیں۔

پچیسویں آئینی ترمیم بابت فاٹا کا صوبہ خیبر پختونخوا میں انضمام، مجریہ 2018 پر بحث

Mr. Speaker: Item No. 10 and 11.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Constitution (Twenty-fifth Amendment) Bill, 2018 may be taken into consideration at once-----

(Interruption)

Mr. Speaker: Ji Inayat Khan!

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Constitution (Twenty-fifth Amendment) Bill, 2018 may be-----

Mr. Speaker: Ji Inayat Khan!

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جی۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا، آج ایک انتہائی تاریخی دن ہے، Historical دن ہے کہ ہمارے فاٹا کے بھائیوں نے جدوجہد کی اور ان کی جدوجہد کے نتیجے کا یہ ثمر ہے کہ فاٹا کے Merger کا بل قومی اسمبلی سے اور سینیٹ سے پاس ہو چکا ہے لیکن ہم Provincially Administered Tribal Areas سے جو تعلق رکھنے والے لوگ ہیں، ہمارے کچھ تحفظات ہیں جو ہم نے آپ کے ساتھ بھی ڈسکس کئے اور آپ

نے پرائم منسٹر کے ساتھ بھی ٹیلیفون پہ رابطہ کیا۔ جناب سپیکر! یہ جو آرٹیکل 247 ہے، اس کے اندر لکھا گیا ہے کہ آپ اس علاقے کے لوگوں کے ساتھ Consultation کریں گے، سرتاج عزیز کی سربراہی میں جو کمیٹی بنی تھی، جو کمیشن بنا تھا، اس نے پورے فاٹا کا دورہ کیا، فاٹا کے Elders کے ساتھ Consultation کی اور اس کے نتیجے میں قومی Consensus develop ہوئی اور اس قومی Consensus کے نتیجے میں FATA merger کا جو Bill ہے، وہ پاس ہو گیا، آرٹیکل 239 کے تحت اس کو صوبائی اسمبلی نے بھی Endorse کرنا ہے، جس کو ابھی ابھی لاء منسٹر نے اسمبلی کے اندر Present کر دیا، وہ پاس ہو گا۔ جناب سپیکر! اس میں تین ہمارے تحفظات ہیں، Provincially Administered Tribal Areas کے لوگوں کا، ایک تو یہ ہے کہ آرٹیکل 247 جب ختم ہو جائے گا، یہ یہاں سے Endorse ہو گا اور ختم ہو جائے گا تو اس کے نتیجے میں PATA جو Provincially Administered Tribal Areas ہے، اس کے اندر کچھ Concessions ہیں اور ہمیں خدشہ ہے کہ وہ Concessions جو ہیں، وہ Withdraw ہو جائیں گے، وہ Automatically ختم ہو جائیں گے۔ دوسرا یہ کہ آپ کو یاد ہے کہ 1980 کے اندر ملاکنڈ ڈویژن کے اندر ایک تحریک چلی تھی نفاذ شریعت کی اور اس کے نتیجے میں ملاکنڈ ڈویژن کے اندر نظام شریعہ عدل ریگولیشن دیا گیا تھا، ایک سپیشل لاء دیا گیا تھا، آرٹیکل 247 کے ختم ہونے کے نتیجے میں وہ سپیشل لاء بھی ختم ہو جائے گا۔ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ FATA کی طرح PATA بھی Militancy hit ہے، اس پہ بھی ورلڈ بینک کی رپورٹس موجود ہیں اور اس پہ بھی بیرونی اداروں کی رپورٹس موجود ہیں کہ یہ اسی طرح Suffer ہوا ہے، اسی طرح تکلیف سے گزرا ہے، اسی طرح Militancy سے گزرا ہے، جس طرح FATA گزرا ہے، اسلئے ہم سمجھتے ہیں کہ FATA کو جو پیکج دیا جا رہا ہے اور آپ نے PATA کے ساتھ Consultation بھی نہیں کی ہے اور آپ آرٹیکل 247 کے تحت PATA کا سپیشل سٹیٹس بھی ختم کر رہے ہیں، تو جو Concessions آپ FATA کو دے رہے ہیں، جو پیکج آپ ان کو دے رہے ہیں، وہ پیکج ہمیں بھی دیں۔ ہم اس حوالے سے تین چیزیں جو ہیں، ہم مطالبہ کرتے ہیں آپ کی وساطت سے اور آپ کی چیئر کی وساطت سے اور اس ایوان کی وساطت سے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے لوگ تین مطالبے کرنا چاہتے ہیں، ایک ہم یہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں دس سال کیلئے ٹیکس چھوٹ دی جائے

(تالیاں)   اور وہ Extendable ہو، پھر آپ ملاکنڈ ڈویژن اور FATA دونوں کے اندر جا کے حالات کا تجزیہ کریں کہ کیا لوگوں کا Socio Economic Status اور وہاں کی ڈیویلپمنٹ اس لیول پہ پہنچ گئی ہے کہ وہ ٹیکس دے سکتے ہیں، اس کے بعد آپ تجزیہ کریں اور اس تجزیئے کے نتیجے میں اگر آپ وہاں کے لوگوں کی Consultation کے ساتھ اس کو Extend کر سکتے ہیں تو اس کو Extend کریں، ایک یہ ہم ریلیف چاہتے ہیں آپ کے تھرو۔ دوسرا ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو نظام شریعہ عدل ریگولیشن ملاکنڈ ڈویژن کیلئے ایک سپیشل لاء بنادیا گیا تھا، وہ لاء اگر صوبائی حکومت کی Competency ہو تو ایک آرڈیننس کے تھرو ہمارے لئے اسی ریگولیشن کو دوبارہ جاری کیا جائے اور ہمارا تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ FATA کی طرح PATA کو بھی 100 ارب سالانہ ڈیویلپمنٹل پیکج دیا جائے تاکہ باقی پاکستان کے ساتھ ساتھ ہم بھی ترقی کی دوڑ میں شامل ہو سکیں اور دس پندرہ سال بعد اگر اس کا تجزیہ ہو تو ہم بھی ٹیکس دینے کی پوزیشن میں ہوں، یہ نہیں ہے کہ ہم پاکستانی قوانین نہیں مانتے ہیں، یہ نہیں ہے کہ ہم ایک Inclusive developed society نہیں چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان ایک Inclusive developed society ہو، اس کے اندر Laws کی Uniformity ہو لیکن Different laws کیوں ہوتے ہیں، وہ اسلئے ہوتے ہیں کہ کچھ علاقے محروم رہ جاتے ہیں، Deprived رہ جاتے ہیں، Under privileged ہوتے ہیں، ان علاقوں کو اوپر لانے کیلئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے، اسلئے میں دوبارہ ایک مرتبہ پھر اپنی پارٹی کی طرف سے As a Parliamentary Leader یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم اس بل کی بھرپور تائید بھی کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی ہم یہ گارنٹی چاہتے ہیں، آپ کی وساطت سے یہ گارنٹی چاہتے ہیں کہ ہمیں کل تک، ہم یہ چاہیں گے کہ یہ سیشن آج، اگر پرائم منسٹر کی طرف سے فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں آپ کی طرف سے آپ کے تھرو اور آپ کی چیئر کے تھرو ان سے رابطے کے ذریعے، ان تینوں ایشوز پر آپ کی یقین دہانی چاہتے ہیں۔ میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ تھینک یو جی۔

<u>سید محمد علی شاہ:</u> جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مسٹر شاہ فرمان! نمبر پہ نمبر ټول ، اچھا جی جی۔ محمد علی شاہ باچا! مولانا صاحب! آپ اور شاہ فرمان آخر میں بولیں۔ محمد علی شاہ باچا ملاکنڈ والے اور ڈاکٹر حیدر صاحب اس کے بعد آپ بات کر لیں گے۔

سید محمد علی شاہ: تا سو ما له خو او ل.....

جناب سپیکر: چلو پہلے باچا صاحب پھر ڈاکٹر حیدر صاحب بات کر لیں گے۔ جی محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب! منسټر صاحب، ایکس منسټر عنایت اللہ خان خبره اوکړه جی، مونږ د خپل طرف نه او د پاکستان پیپلز پارټئ د طرف نه چې کوم بل پاس شو په قومی اسمبلئ کښې او د FATA merger اوشو په کے پی کښې او بیا په ډیر خوش اسلوبئ باندې هغه بل په سینیټ کښې پاس شو او نن هم هغه بل د دې صوبې نه پاس کیږی۔ سپیکر صاحب! دې FATA merger کیدو کښې پاکستان پیپلز پارټئ یو اهم کردار ادا کړے دے ، زه د خپل طرفه او د پارټئ د طرفه د فاټا عوامو ته، د میډیا ملګرو ته او خصوصاً د فاټا یوتھ چې کوم کردار ادا کړے دے ، هغه زما په خیال د چا نه پټ پناه نه دے جی، ټولو ته خراج تحسین هم پیش کوم د خپل طرفه او د پارټئ د طرفه مبارکباد هم ورکوم ځکه چې د فاټا خلقو او د فاټا عوامو ډیر طویل جدوجهد د دې Merger د پاره کړے دے او څنګه چې عنایت اللہ خان خبره اوکړه، یو کمیټی پکښې بیا جوړه شوه د سرتاج عزیز په سربراهئ کښې او هغوی ټول فاټا ته لاړل، د ممبرانو نه ئې تپوسونه پکښې اوکړل، کوم Elected MNA چې وو، هغوی نه ئې پکښې تپوسونه اوکړل، عام اولس نه ئې پکښې تپوسونه اوکړل او بیا میجارټی چې کومه فیصله راغله د هغه عوامو، هغوی دا فیصله اوکړه چې یره مونږه په کے پی کے کښې به Merge کیږو، نو زه د خپل د طرفه او د پاکستان پیپلز پارټئ د طرفه قبائلی عوامو ته مبارکباد هم ورکوم او یو خبره بله هم کوم، د دې یو بیک ګراؤنډ ته ځم۔ جناب سپیکر صاحب! د 1996 پورې فاټا چې کومه وه، هغه زما په خیال صرف د ممبرانو، د یو څو ملکانانو هغوی به Elected، چې کوم خپل MNA Elect کولو، یو تین چار سو ملکانان به وو، 1996 پورې دغه Procedure راروان وو، 1996 کښې بیا پاکستان پیپلز پارټی اولګیده او Adult

franchise ئې Introduce کړو، One man one vote، د 1997 نه پس بیا عام اولس د ووټ حقدار شو او عام اولس به بیا ووټ اچولو، دغه کریډټ هم پاکستان پیپلز پارټۍ ته ځی۔ جناب سپیکر صاحب! پارټی ایکټ هلته Extend نه وو، په 2011 کښې بیا هم د پاکستان پیپلز پارټۍ ګورنمنټ اولګیده او پارټی ایکټ ئې Extend کړو او ټول د دې پارټو مشران به هلته تلل او کهلاؤ جلسې به ئې کولې او په دیکښې هم زما په خیال قبائلی علاقو سره، د قبائلی مشرانو سره د ټولو پارټو مشرانو یو کلیدی کردار ادا کړے دے، نو زه د ټولو پارټو مشرانو، مولانا صاحب، دوئ نه علاوه، ټولو مشرانو ته د خپل طرف نه خراج تحسین هم پیش کوم ځکه چې دوئ مخالفت کړے دے د فاټا (تالیاں) او مولانا صاحب نه دا یو ګیله ضرور کومه چې کوم Struggle د دوئ پارټۍ جناب سپیکر صاحب! په فاټا ریفارمز کښې رکاوټ جوړ شو، دوه دوه نیم کاله که په دې Struggle کښې دوئ د شریعت د پاره دومره Struggle کړے وے، قسم په خدائے چې نن به په پاکستان کښې شریعت نافذ شوے وے (تالیاں) نن به په پاکستان کښې قران د الله قانون وو او د قرآن شریف فیصلو باندې به په دې عدالت کښې، دومره که دوئ پرائم منسټر ته چې کوم د فاټا ریفارمز د پاره یو کربنه راښکلې وه چې بهئ د FATA merger نه منو، نو زما په خیال چې درې میاشتې پس، دوه میاشتې پس الیکشن دے او په هره ادیره کښې او په هره جنازه کښې به بیا هم هغه Slogan شروع شی چې یره په دې ملک کښې به که زمونږه ایم ایم اے یا زمونږه قانون راغلو، حکومت راغلو نو مونږ به بیا اسلامی نظام نافذ کوؤ (تالیاں) پکار ده جناب سپیکر! چې کوم وخت د اسلام د نافذ کولو وی، کوم وخت د اسلام د نافذ کولو وی (شور) زه سیاست نه کوم، زه صحیح کلیئر خبره کوم، زما خبرې واؤرئ بیا به ما له جواب راکوئ۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> آرڈر پلیز، آرڈر، آرڈر۔

(شور)

سید محمد علی شاہ: ما له به بيا جواب راکوئ د دې، په حوصله ئې واؤره، ستر ګې مه وهه۔۔۔۔۔

(شور)

سید محمد علی شاہ: ما له به د دې جواب راکوئ۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ مفتی صاحب! آپ اس کے بعد بات کر لیں گے، آرڈر پلیز، آرڈر۔

(شور)

سید محمد علی شاہ: ما له به بيا د دې جواب راکوئ، مفتی صاحب! ما له بيا د دې جواب راکړئ کنه۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ جواب دے دیں گے نا، آپ جواب دے دیں گے نا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی محمد علی شاہ باچا پلیز۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: ته ما له پيغور راکوی۔۔۔۔۔

(شور)

سید محمد علی شاہ: پيغور، څه پيغور۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: محمد علی شاہ صاحب! آپ بات کریں پلیز۔

سید محمد علی شاہ: مولانا صاحب! بحیثیت یو مسلمان دا زمونږه فرض دی چې مونږه شریعت نافذ کړو، دا د هر چا فرض دی، یوا ځې خو ستاسو خبره نه ده۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں پلیز، نگہت آپ بھی بیٹھ جائیں پلیز، محمد علی شاہ باچا! پلیز۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب! راځم اوس فاټا له، د فاټا حمایت مونږه بحیثیت، زه د پارټۍ پارلیمانی لیډر او د پاکستان پیپلز پارټۍ، د FATA merger Bill

بالکل حمایت به کوؤ خو یو Grievances څنګه چې عنایت الله خان خبره اوکړه د ملاکنډ ډویژن په حواله سره، فاټا ته مشکلات وو، فاټا ته د هائی کورټ رسائی حاصله نه وه، فاټا ته د سپریم کورت رسائی حاصله نه وه، فاټا کښې یو Black Law وه، FCR وو، د هغې د ختمیدو د پاره د هغوی Right وو چې د هغوی Merger شوے وے په کے پی کے کښې، اوس زمونږه خو Regular law شته، د صوبائی اسمبلئ سیټونه شته، د هائی کورټ رسائی شته، د سپریم کورټ رسائی شته، صرف زمونږه دا یو دغه وو، مونږ ته او څنګه چې FATA suffer شوې وه په War on terror کښې، د فاټا عوام Suffer شوی وو، هم دغه شان د هغې نه زیات ملاکنډ ډویژن War on terror کښې زمونږه خلق Suffer شوی وو، هغه وخت کښې هغه ګورنمنټ مونږ له Incentives راکړی وو، زمونږه Loans ئې هم ختم کړی وو، زمونږه آبیانه ئې هم ختمه کړې وه جی، Agriculture loan ئې هم زمونږ معاف کړی وو، پکار ده چې مونږه ترینه څه نه غواړو خو کم از کم زمونږ چې کوم Incentives وو، زمونږه د PATA چې کوم وو، پکار ده چې هغه As it is پاتې شی۔ د دې نه علاوه څنګه چې عنایت الله خان خبره اوکړه، هلته نظام شریعت دے، پکار ده چې هغه As it is پاتې شی، هلته Taxation دے، پکار ده چې مونږ له لس پینځلس، عنایت الله خان خو د لسو کالو خبره اوکړه، د ټول عمر د پاره زمونږ دغه Exemption مونږ ته ملاؤ شی څنګه چې زمونږه حق دے، (تالیاں) مونږ هم Suffer شوی یو، زمونږه عوام هم Suffer شوی دی، مونږه هم ډیویلپمنټ غواړو۔ دریمه خبره دا ده چې فاټا ته څنګه سو ارب روپئ ملاویږی، هغه خبره هم Endorsement کوم، د دې حمایت کوم چې سو ارب روپئ Per year څنګه فاټا ته ملاویږی، پکار ده چې داسې پاټا ته هم ملاؤ شی جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔

سید محمد علی شاہ: یوه خبره بله په دې Bill کښې یو دغه غوندې ده چې په فاټا کښې کوم اوس Merger به اوشی ان شاء الله، صوبائی الیکشن به Within year کښې کیږی، اوس زه نه پوهیږم چې دوه میاشتې پس یا درې میاشتې پس جنرل الیکشن به وی او په دې صوبه کښې به هم ان شاء الله تعالیٰ یو نوې حکومت

جوړیږی، بیا یو کال پس هغه حکومت چې اوس به هلته فاټا کښې چې د چا سیټونه راځی، آیا د هغه حکومت سیټونه به راځی چې چا به حکومت Form کړے وی، نه به ئې وی Form کړې، بیا یو Disturbance کال پس پیدا کیږی نو زما یو دا ریکویست هم دے چې په دې قرارداد کښې یو دا خبره هم دغه کړئ چې یا د هم په دې جنرل الیکشن کښې د فاټا الیکشن اوشی یا د پینځه کاله پس الیکشن اوشی۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔ ڈاکٹر حیدر! پلیز۔

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی وصوبائی معائنہ ٹیم): شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں PATA کے ایک منتخب نمائندہ کی حیثیت سے اور پاکستان تحریک انصاف کے ٹکٹ پہ ایک نمائندہ کی حیثیت سے FATA merger کے حوالے سے پچیسویں آئینی ترمیم جو کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ سے پاس ہو چکی ہے، اس حوالے سے پورے پاکستان کو اور صوبے کے عوام کو اور خصوصاً فاٹا کے عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان تمام پارٹیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس کام میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! ملاکنڈ ڈویژن کے حوالے سے جو بات آئی ہے، اس میں ملاکنڈ ڈویژن ایک Complete merger کے حوالے سے بھی بات ہے۔ آرٹیکل 246 اور آرٹیکل 247 کی Abolition اور اس میں امنڈمنٹس کی بھی بات ہے، ہم ویلکم کرتے ہیں اس FATA merger کو اور ملاکنڈ ڈویژن اس جمہوری دھارے میں لانے کے Merger کو بھی، آرٹیکل 247 کی Abolition کو بھی میں ذاتی طور پر ویلکم کرتا ہوں۔ ہمارے بھائی نے بتایا ہے کہ وہاں پہ سب کچھ ہے، ہمارے منتخب اراکین بھی وہاں سے منتخب ہوتے ہیں، وہاں پہ عدالتوں کا Access بھی ہے، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے بنچز بھی ہیں، وہ بھی سب کچھ ہیں لیکن جو سب سے بڑی چیز وہاں پہ نہیں ہے، وہ ہے Legislative Authority اور Administrative Authority کی۔ ہم One-fourth of the elected sitting Parliament کا تعلق ملاکنڈ ڈویژن سے ہے، اگر صرف ملاکنڈ ڈویژن اس ایوان میں بیٹھ جائیں تو پورے صوبے کیلئے قانون سازی کر سکتے ہیں لیکن اپنے ملاکنڈ ڈویژن کیلئے نہیں کر سکتے تو یہ کونسی جمہوریت ہے کہ وہاں سے ہم منتخب ہو کر ادھر آتے ہیں اور پھر

اپنے ہی جو بہترین قوانین ہیں، وہ ادھر لاگو نہیں ہیں؟ ہم نے پاس کروائے ہیں لیکن جو یونیورسٹی ماڈل ایکٹ ہے، جو Accountability کی کئی چیزیں ہیں، Whistle Blower Act ہے اور Right to Information Act ہے، Conflict of Interest Act ہے، تو یہ تو اس سے پہلے مرکزی حکومت کے صوابدید پہ تھا کہ وہاں کے منتخب نمائندے اور مینڈیٹ کے ساتھ آئے ہوئے لوگ ایک قانون پاس کرتے تھے اور اس کی ملاکنڈ ڈویژن تک Extension کیلئے ایک فرد واحد کی اجازت کی ضرورت ہوتی تھی جس کا تعلق نہ ملاکنڈ ڈویژن سے ہوتا، نہ ملاکنڈ ڈویژن کے مفادات سے اس کا تعلق ہوتا، تو یہ 247 جو ہے، A blessing and disguise ہے کہ فاٹا کے Merger کے ساتھ یہ جو ہمارا اختیار Hijack کیا گیا تھا اور ہماری جو Authority hijack کی گئی تھی Administartive، ہمیں وہ نہیں ملی تھی، نہ ہمیں Legislative Authority ملی تھی، موجودہ پاٹا جو ابھی ہے اس میں اور نہ ہمیں Administartive Authority ہے، یہ دونوں Authorities وفاق کے جو یہاں پہ نمائندے تھے یا جو صدر صاحب تھے، ان کے پاس تھی، تو یہ جو ہمیں آزادی ملی ہے، یہ جمہوریت کیلئے ملاکنڈ میں بہت ہی ضروری تھی اور اس کیلئے پہلے بھی اس ہاؤس میں ہم نے آواز اٹھائی ہے اس فلور پہ کہ یہ ہونی چاہیئے۔ اب اگر پاٹا کو آپ Merge کرتے اور اس کو Legislative اور Administrative Authority نہ دیتے تو وہ Merger بے معنی ہو جاتی تھی لیکن ساتھ ساتھ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ وہاں کی جو خصوصی حالت ہے پسماندگی کے حوالے سے اور ہمیں کئی حکومتوں نے ٹیکسوں کے حوالے سے جو چھوٹ دی ہوئی ہے، ان کو برقرار رکھا جائے کیونکہ پاٹا جس طرح کا ایک خوبصورت علاقہ ہے، اس میں کافی Potential ہے قدرتی وسائل کے حوالے سے لیکن ابھی تک ان وسائل سے فائدہ نہیں اٹھایا گیا اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قبائلی نام ہے، ہم باہر سے Investors کو بلاتے ہیں، وہ قبائلی علاقوں میں Invest کرنے کیلئے تیار ہی نہیں ہوتے، تو وہاں پہ Potential کافی ہے، ہم پسماندہ ہیں لیکن غریب نہیں ہیں، ملاکنڈ ڈویژن بحیثیت ڈویژن پسماندہ ضرور ہے لیکن قدرتی وسائل سے مالامال ہے، تو میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو Taxes ہیں، دس سال کیلئے یہ Extendable ہوں، اس پہ ہمیں چھوٹ دی جائے اور یہ پہلے بھی ہو چکا ہے، اگر وہ جواز اب بھی موجود ہے، ہم جنگ زدہ ہیں، ہم آفت زدہ ہیں، وہاں پہ Per Capita

Income بہت کم ہے، وہاں پہ ہمارے وسائل ابھی تک کام میں نہیں لائے گئے۔ میں تو یہ گزارش بھی کروں گا کہ ہمیں بجلی کی سبسڈی دی جائے، وہاں پہ ہمارے پاس سستی بجلی ہے، Skilled labour ہے، قدرتی وسائل ہیں، انٹرنیشنل مارکیٹ تک ہمارے سی پیک کے ذریعے رسائی ہوگی لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اگر ہم ملاکنڈ کو خصوصی پیکج دیں، جس میں اگر آپ ہمیں 100 بلین سالانہ نہیں دے سکتے، ہمیں بجلی پہ سبسڈی دیں، ہمیں Taxes پہ چھوٹ دیں، ٹیکس فری قرار دے دیں، سارے پاکستان کے Investors آئیں گے، وہاں پہ روزگار بھی بڑھے گا اور وہ پاکستان کی ترقی میں اور ریوینو میں اضافہ بھی کرے گا۔ اس کے علاوہ یہ کہ یہ جو نظام عدل ریگولیشن ہے، اس کو ایکٹ میں تبدیل کیا جائے اور اس کیلئے فوری طور پر ایک آرڈیننس جاری کیا جائے اور اس نظام عدل کو فوری طور پر نافذ کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین (بابک): شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډېره زیاته شکریه چې ما له مو هم موقع راکړه، حقیقت هم دا دے چې نن ډېره زیاته تاریخی ورځ ده، زه د ټولو نه اول نو منتخب ورور، Colleague بلدیو کمار صاحب ته په حلف برداریٔ باندې مبارکی هم ورکوم۔ سپیکر صاحب! بیا د خپلې خبرې نه مخکښې شکر الحمد لله چې FATA merger Bill د قومی اسمبلئ نه، بیا د سینیټ نه او بیا آئینی تقاضا وه چې صوبې اسمبلئ ته به راتلو او په هغې خوشحالئ کښې نن غالباً چې زمونږ یو ورځ پاتې ده یا زمونږ دوه ورځې پاتې دی خو زما دا خیال دے چې د سپیکر صاحب دا زړه نه وو چې زمونږه د آخری، الوداعی اجلاس اوشی او مونږ د راغونډ شو، یو بل سره د ملاؤ شو، ظاهر خبره ده، د دې صوبې پارلیمانی روایات دی او زمونږ د خپلې معاشرې هم خپل کلتوری روایات دی، پینځه کاله مونږ یو ځائې ټولو تیر کړل، خوږې خبرې هم راغلې، ترخې خبرې هم راغلې، ټکراؤ هم پکښې اوشو، ټنګ ټکور پکښې اوشو، ظاهر خبره ده، ډیر سخت تنقید به هم شوے وی، په ډیرو مرحلو یا په لږو مرحلو به د یو بل تعریف هم شوے وی، پکار دا وه چه الوداعی اجلاس شوے وے خو خدائے یو موقع راوسته، تاسو نه خو بخښنه غواړم، ورته مو زړه نه وو خو الله یو موقع راوسته، بیا ډیر عجیبه کار دا اوشو چې په دریم تاریخ باندې اجلاس رااوبللې شو، سحر

ټولو ممبرانو ته میسج اوشو چې هغه Withdrawal اوشو، اجلاس کینسل شو، بیا په چوده تاریخ باندې اجلاس رااوبللې شو، په چوده تاریخ باندې په مارننګ کښې ټولو ممبرانو ته میسج راغلو چې بس هغه اجلاس ملتوی شو، بیا په بائیس تاریخ باندې اجلاس رااوبللې شو او هم دغه اوشوه۔ سپیکر صاحب! د دې صوبې په پارلیمانی تاریخ کښې په دې ګیلرو کښې خو ټول سینئر پارلیمنټرینز ته به پخیر راغلې وایم او د دې اسمبلئ لائبریری ګواه ده، تاریخ پکښې پروت دے، داسې بد وخت په دې اسمبلئ چرته نه وو راغلې چې په دې وخت کښې پرې راغلو او دا د تاریخ برخه جوړه شوه، دا د تاریخ حصه شوه، په دې وجه چې په مارچ کښې الیکشن اوشو، د ډپټی سپیکر څوکئ خالی شوه نو بیا د دې اسمبلئ په رولز کښې دی چې په روان اجلاس کښې د سپیکر او د ډپټی سپیکر څوکئ چې خالی شی نو په روان اجلاس کښې به ډکیږی او که اجلاس روان نه وی نو په راروان اولنی اجلاس کښې به د سپیکر او د ډپټی سپیکر چوکئ ډکیږی، دا به Fill کیږی، په دې به انتخاب کیږی۔ جناب سپیکر صاحب! په دې خو زه هم پوهه یم، دا هاؤس هم پوهه دے، تاسو هم پوهه یئ چې حکومت سره هغه مطلوبه تعداد نه وو، دا خو آسانه خبره ده، دوه درې میاشتې پاتې وے، اپوزیشن ته به تاسو ریکویسټ کړے وو، مونږ به Unopposed، زما دومره یقین دے د اپوزیشن په ټولو پارلیمانی لیډرانو باندې، مونږ به Unopposed د حکومت خواهش یا ضرورت برابر کړے وو خو دا پارلیمانی Lacuna چې پیدا شوه، دا به نه وو پیدا شوې۔ سپیکر صاحب! (شور) ما له ښه خبرې هم راځی خو ما له ریښتیا خبرې هم راځی، شوکت! ته به ما له بیا جواب راکړې، زه به ډیرې ښه ښه خبرې کوم ان شاء اللہ په آخر کښې۔ وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے-----

(شور)

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> تاسو په آرام باندې کښینئ اهم خبره کوی-----

(شور/ قہقہے)

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>جناب سردار حسین (بابک):</u> نګهت بی بی! ته ما پریږده-----

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین (بابک): یو خو وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے ، بل به مهربانی اوکړئ چې د یو بل خبره به ډیر تحمل سره اؤرو او ظاهر خبره ده، دا حقیقتونه دی، دا خو تاسو هم پینځه کاله مونږه اؤریدلی یو خو مونږه به هم تاسو اؤرو، یو بل سره به گزاره کوؤ، ان شاء الله، دوه ورځې پاتې دی که خیر وی، دا خبره ما صرف په ریکارډ د راوستو د پاره چې د اسمبلۍ په ریکارډ راشی۔ سپیکر صاحب! چونکه د دې موقعې نه فائده څکه اخلم چې دا الوداعی اجلاس هم دے۔ د ډیر لوئې بدقسمتئ نه د دې اسمبلۍ په تاریخ کښې د دې پینځو کالو د اسمبلۍ په تاریخ کښې یو ورځ پرائیویټ ممبرز ډے رانغله، یو ورځ نه ده شوې، یو ورځ نه ده راغلې۔ دا جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! دا چې تا ماشاء الله د'هاؤس آف کامن' وزټ هم کړے دے او هلته د هم کتلی دی، هلته مونږه کتلی دی چې چرته 'پرائیوټ ممبرز ډے' ډیر شاز و نادر راغلې دی خو زه به د خپل ریکارډ مطابق اوگورم چې واحد دا اسمبلی ده چې د ټولو نه زیات 'پرائیوټ ممبرز ډے' ئې راوستی دی۔

Mr. Sardar Hussain (Babak): The day is reserved for 'Private Members', the day reserved in the rules.

Mr. Speaker: Yes.

جناب سردار حسین(بابک): زه څکه Specify کوم چې کومه ورځ مختص ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ما ته پته ده، ما ته پته ده۔

جناب سردار حسین(بابک): چې کومه ورځ مختص ده، هغه ورځ په پینځه کالو کښې یو ورځ نه ده راغلې، بهرحال سپیکر صاحب! یو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ستاسو خبره چې ده، تاسو لږ دا خپل ریکارډ درست کړئ، بالکل دا خبره غلطه ده او زه به سبا چې څومره 'پرائیوټ ممبرز ډیز' راغلی دی، سیکرټریټ به ما ته اووائی او زه به تاسو ته مخې ته کیږدم۔

جناب سردار حسین (بابک): لا ء منسٹر صاحب به دلته جواب را کړی، هیڅ خبره نه ده سپیکر صاحب! بهرحال دا هم ډیره زیاته د خوشحالئ خبره شوه چې نن مونږ ټول ممبران په یو داسې موقع چې تاریخی ورځ ده، تاریخی ورځ ځکه ده چې په پاکستان کښې چې څومره پښتانه پاتې کیږی، فاټا، خیبر پختونخوا، بلوچستان، دا کرښې انګریز راښکلې وی او د دې ختمول پکار وو، دا کرښې نیچرل نه وی او دا تقسیم وو، پښتانه پاکستان کښې یو لوئې قوت دے، د آبادئ په لحاظ، د رقبې په لحاظ، دشمن دا قوت تقسیم کړے وو او دا ډیره عجیبه خبره وه، د پاکستان په جغرافیه کښې دننه قبائل خو د پاکستان برخه وه خو آئین هلته لاګو نه وو، قانون هلته لاګو نه وو، ډیر کوششونه شوی دی، باچا حاجی د هغې ذکر هم اوکړو، د فاټا مشرانو، سیاسی جماعتونو، نوجوانانو، سول سوسائټئ، صحافی تنظیمونو، د هر طبقې سره تعلق لرونکو میجارټی پښتنو ډیرې لوئې سترې کړی دی، په دې موقع چې نن مرکزی حکومت مونږه په ډیر لوئې امتحان کښې واچولو د ملاکنډ ډویژن ممبران، د کومې خبرې چې ضرورت نه وو، هغه ئې ورسره نتهی کړې ده خو مونږ دا باور ورکوؤ چې مرکزی حکومت که دا کار په نیک نیتئی کړے دے او که په بدنیتئ ئې کړے دے، ان شاء الله دا دومره لویه فیصله په پاکستان کښې دننه د پښتنو د یووالی چې د انګریز راښکلې شوی هغه یو کرښه ختمیږی، مونږ به ان شاء الله د ملاکنډ ډویژن خلق ډیر برملا د دې بل د پاس کولو د پاره د ټولې اسمبلئ نه مخکښې به مونږ په هغې باندې عمل کوؤ که خیر وی، نو دا باور ورکوؤ ټولو قبائلو ته که خیر وی۔ جناب سپیکر صاحب! حقیقت هم دا دے چې قبائل پختونخوا کښې یو ځائې شو، د عوامی نیشنل پارټئ راروان حدف په بلوچستان کښې چې کوم پښتانه دی، دا به ټول د پاکستان په چوکاټ کښې دننه یوې صوبې ته راولو ان شاء الله که خیر وی۔ دویم حدف به زمونږ ان شاء الله دا وی چې په پاکستان کښې به دننه د پښتنو یو لویه صوبه به ان شاء الله د آبادئ په لیول باندې دا به جوړیږی که خیر وی۔ د ملاکنډ ډویژن په حواله د عنایت الله خان چې درې مطالبات دی، د هغې ډیمانډ هغه اوکړو، ټیکسیشن، نظام عدل دا ستاسو هم په نوټس کښې ده او د هاؤس هم په نوټس کښې ده چې نظام عدل عوامی نیشنل پارټئ په ملاکنډ ډویژن کښې د ملاکنډ

ډویژن د خلقو د مرضئ مطابق چې کوم نظام عدل راوستې دے د شریعت، بالکل دا صوبائی سبجیکټ دے ، وزیر اعلیٰ صاحب په هغې باندې خبره هم اوکړه، زما امید دے ان شاء الله چې وزیر اعلیٰ صاحب به په هغې باندې خبره هم کوی او د هغوی به هیڅ مسئله نه وی ان شاء الله، مونږه د غه ډیمانډ هم کوؤ چې دغه نظام عدل د هلته جاری اوساتلې شی۔ د هغې نه علاوه مالی پیکج بالکل دا یو حق دے د ملاکنډ ډویژن چې څنګه د فاټا خلقو ډیرې زیاتې قربانئ ورکړی دی، Militancy کښې ورته ډیر زیات تاوان شوے دے ، د ملاکنډ ډویژن خلقو ته هم ډیر زیات تاوان شوے دے ، هلته ټورازم دے ، هلته د انرجی اینډ پاور ډیرې مواقع دی، د مواصلاتو هلته ډیر زیات Potential دے۔ د هغې نه علاوه چې څومره مدات دی، د بجلئ په مد کښې هلته ډیر د کار کولو ضرورت دے۔ عنایت الله خان چې کوم دا درې مطالبات پیش کړل، بالکل عوامی نیشنل پارټئ د هغې مرسته کوی۔ سپیکر صاحب! په آخره کښې دا ضرور وئیل غواړم چې مرکزی حکومت د فاټا د پاره چې کوم مالی ترقیاتی پیکج اعلان کړے دے ، پکار دا ده چې من و عن فوری طور هلته په هغې باندې عملدرآمد شروع شی ځکه چې په لکهونو خلق نن هم د پاکستان په نورو برخو کښې د کډ والو په شکل باندې هغوی تلی دی، عارضی ژوند هغوی خپل کړے دے ، فاټا کښې تعلیمی نظام مفلوج دے ، هلته معیشت مکمل تباه دے ، د ژوند ګزران په هغه شکل باندې نه دے په کوم شکل باندې چې پکار دے، ډیر بد حال دے، دهشتګردئ انفراسټرکچر مکمل تباه کړے دے ، لهذا پکار دا ده چې مرکزی حکومت کوم پیکج ورکړے دے ، چې هلته ټهیک ټهاک منصوبه بندی اوشی، د خلقو په مشاورت باندې د ترقئ عمل هلته روان شی چې د فاټا خلق، مشران، ځوانان، میندې، خویندې، بچیان، کشران د پاکستان د دې نورو علاقو چې څنګه ترقی یافته دی چې هغه علاقې هم راپورته شی۔ یو واری بیا سپیکر صاحب! ستاسو شکریه ادا کوم او ان شاء الله که میډیا ته دا تاثر ځی چې نن د ملاکنډ ډویژن ممبرانو میټنګ کړے دے او خدائے مه کړه د ملاکنډ ډویژن ممبران د دې بل په پاس کولو کښې مخالفت کوی نو دا سې هرګز نه ده، دا سې هرګز نه ده، بالکل د ملاکنډ ډویژن ټول ممبران چې دی ان شاء الله هغوی په خپله هم اوکړه او حیدر

خان هم خبره اوکړه، باچا حاجی هم خبره اوکړه، نور هم د ملاکنډ ډویژن ملګری به خبره کوی، مونږه په کهلاو توګه ان شاء الله د دې حمایت کوؤ خو د مرکزی حکومت نه به ضرور دا مطالبه کوؤ چې کومې درې مطالبی دی، وزیر اعلیٰ صاحب غالباً چې مرکزی حکومت سره په رابطه کښې دے، هغوی به په خپل تقریر کښې باید چې دا خبره اوکړی، نو زمونږ پوره پوره یقین دے ان شاء الله چې د حکومت دوه درې ورځې دی چې د خپل حکومت دې ورځو کښې دننه دننه، آخری خبره سپیکر صاحب! آخری خبره، مونږ ته پته اولګیده چې د دې صوبې نګران وزیر اعلیٰ نوم مخې ته راغلو او ظاهر خبره ده شوکت بالکل برداشت نه کوی، پینځه کاله کښې دا زما ملګرې کله ئې چې ورله وزارت ورکړو او بیا هم هغه ګزاره نه کوی ما سره، دا وزیر اعلیٰ صاحب نوم مخې ته راغلو، زه د وزیر اعلیٰ صاحب نه خو ګیله نه کوم، د وزیر اعلیٰ صاحب نه خو که ګیله کوی نو پکار ده چې عنایت الله خان ګیله اوکړی او هغه ترینه ګیله اونکړه، پکار ده چې هغه ترینه ګیله اوکړی ځکه چې وزیر اعلیٰ صاحب د هغه سره مشوره نه ده کړې خو زه ګیله د لیډر آف اپوزیشن نه کوم (تالیاں) چې زما محترم مشر چې دے، هغه یوائې د جمعیت اپوزیش لیډر نه دے، د اے این پی، پیپلز پارټی، مسلم لیګ، قومی وطن پارټی او جمعیت علماء اسلام دا دومره لویه فیصله کیږی نو مونږ خو محترم لطف الرحمان صاحب او شوکت وائی نن ښه ښه خبرې اوکړه، زما په دې خبره خو اوس ښه خاندی، اوس چې زه دا خبره کوم، ښه ده چې دې اوخاندی، مونږه خو چې کله ستاسو انتخاب کولو نو مونږه د دې د پاره کولو چې کومه قومی خبره کیږی، تاسو به اپوزیشن سره کښینئ مشاورت به کوئ، اوس دا دومره لوئې نوم راغلو او د هغې نوم سره دومره لوئې لوئې خبرې راغلې، دومره لوئې لوئې خبرې راغلې (شیم شیم) چې مونږ خو لیدلی دی، د صوبې د پاره خو چې یو بهترین ګورنر وی، ګورننس کښې هغه ایکسپرټ وی یا چرته پروفیشنل وی، ټیکنوکریټ وی یا چرته ډیر لوئې ریټائرډ بیوروکریټ وی یا چرته ډیر لوئې سیاسی نامتو مشر وی یا جج وی، مونږ خو پیسه، چې صرف پیسه کوالیفیکشن شو، دا خو ډیره زیاته د حرص خبره ده (تالیاں) دا که سیاست دې ځائې ته راغلو چې کهرب پتیان او ارب پتیان به راځی او هغوی به سینیټران هم جوړیږی،

هغوی به نګران وزیران هم جوړېږی نو بیا خو زمونږه په شان د کارکنانو، بیا زمونږه په شان د سیاسی کارکنانو د پاره په سیاسی میدان کښې سیاسی لارې بندې شوې، دا خبره ما ځکه میدان ته کیښوده چې اپوزیشن لیډر صاحب خو باید، ما دا خبره په فلور ځکه اوکړه، پکار دا وه چې د اپوزیشن لیډر صاحب د ټول اپوزیشن پارټو د پارلیمانی لیډرانو سره مشاورت کړے وے خو نه ئې د ے کړے ، نو زه به غواړم چې اپوزیشن لیډر صاحب ما له په فلور جواب راکړی او دا بله خبره چې د نګران وزیر اعلیٰ سره ډیر خبرونه جوړ شوی دی، د هغې وضاحت د وزیراعلیٰ صاحب هم اوکړی او د هغې وضاحت د لیډر آف دی اپوزیشن هم اوکړی ځکه چې دا خبره کیږی چې دومره دومره وزیر اعلیٰ صاحب اخستې دی او دومره دومره۔۔۔۔۔

(قہقہے/تالیاں)

جناب سپیکر: سکندر خان! سکندر خان!

(شور)

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی سی ایم صاحب!

(تالیاں/شور)

جناب وزیر اعلیٰ: یو منټ، یو منټ۔

جناب محمود احمد خان: دا خو داسې خبره ده چې لکه بابا ته ئې ایزی لوډ اوکړو۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی سی ایم صاحب!

جناب وزیر اعلیٰ: یو منټ، یو منټ۔۔۔۔

جناب سپیکر: سی ایم صاحب!

(شور/تالیاں)

جناب سپیکر: جی سی ایم صاحب! سی ایم صاحب! پرویز خٹک صاحب!

(شور/تالیاں)

جناب سپیکر: جی پلیز وائنڈاپ۔

(شور/تالیاں)

جناب وزیراعلیٰ: جناب سپیکر صاحب! یو خبره کوم۔۔۔۔۔

(شور/تالیاں)

جناب سپیکر: یو منټ چې هغه خبره اوکړی۔

(شور/تالیاں)

جناب وزیراعلیٰ: زه یوه خبره کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، دو منٹ کیلئے وہ بات کریں۔

جناب وزیراعلیٰ: یو خبره کوم، یو خبره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی پرویز خٹک صاحب! پرویز خٹک صاحب!

(شور/تالیاں)

جناب سپیکر: جی سردار حسین!

جناب سردار حسین (بابک): دا ګورئ یو خو برداشت پکار دے، یو برداشت پکار دے، دا خبره زه نه کومه، دا خو دا ګیلری د دې میډیا نه ډکه ده، دا ټوله دنیا ئې ګوری، اوس یو خبره ده، ورکړئ د هغې جواب۔

(شور/تالیاں)

جناب سپیکر: جی سی ایم صاحب! پرویز خٹک صاحب!

(شور/تالیاں)

جناب وزیراعلیٰ: خبره دا ده، زه دوه خبرې کوم۔۔۔۔۔

(شور/تالیاں)

جناب وزیراعلیٰ: یو څو خبرې زه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان! آپ بیٹھ جائیں۔ جی سی ایم صاحب!

(شور/تالیاں)

جناب سپیکر: شاہ فرمان! هغه چې پاڅیدو نو بس بیا مه پاڅه کنه، هغه پاڅیدو۔ د Etiquette خلاف د ہ۔ جی پرویز خټک صاحب!

جناب وزیر اعلیٰ: اس نے کہا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میڈم! آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں، میڈم! آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔ پلیز، آپ مجھے ادھر سے Instruct نہ کریں، آپ اس طرح نہ کریں، آپ ادھر اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ واطلاعات): شکریہ۔ جناب سپیکر! آج۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک منٹ اس کے بعد، اس کے بعد، چیف منسٹر صاحب کے بعد، ایک منٹ جی، اس کے بعد سکندر خان، نلوٹھا صاحب! پھر آپ، پھر چیف منسٹر اگر کوئی اور اپوزیشن لیڈر، جی شاہ فرمان!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ واطلاعات: جناب سپیکر! آج جس طرح بات کی گئی کہ ایک یادو دن ہیں اور اس میں اچھی باتیں ہونی چاہئیں، میں بل پر بات کرنے سے پہلے بابک صاحب کی باتوں کا اس طرح جواب دوں گا کہ اس فلور کے اوپر وہ بات کی جاتی ہے جو۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ و اطلاعات: عنایت صاحب! بیا تاسو خبره اوکړئ کنه، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج اتنا اہم دن ہے اور اس فلور کے اوپر جو بات کی جاتی ہے، وہ حقیقت کے اوپر بات کی جاتی ہے، میں بابک صاحب سے کہتا ہوں کہ کسی کے کہنے پر، کسی کے سننے سے آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ جس آدمی کی آپ بات کر رہے ہیں، وہ Caretaker Chief Minister ہے اور اگر

نہیں ہے تو آپ نے اتنا بڑاالزام کیسے لگایا، سوال یہ پیدا ہوتا ہے ؟ میں آج آپ سے کہتا ہوں کہ اخباروں میں لکھا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: تقریر نہیں، میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ جس بندے نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ طریقہ نہیں، میں۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: جو الزام لگا ہے، جو الزام لگا ہے، میں صرف یہ کہہ رہا ہوں، میں کہہ رہا ہوں کہ جو Opinion سامنے آیا ہے، جو Opinion سامنے آیا ہے، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔جی شاہ فرمان!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: جو Opinion سامنے آیا ہے، اس Opinion کا کیا ثبوت ہے؟ آپ ایک رائے کے اوپر بات کرتے ہو، آپ ایک رائے کے اوپر بات کرتے ہو، میں نے ادھر سے سنا، میں نے ادھر سے سنا، ہم تو اس حقیقت پر بھی خاموش ہیں، ہم تو اس حقیقت پر بھی خاموش ہیں جن کی ویڈیوز موجود ہیں لیکن میری بات سنیں۔اب میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر آرڈر پلیز۔

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: بات یہ ہے کہ آپ نے کس چیز کے اوپر اعتراض کیا؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج بہت اہم دن ہے۔جی عنایت صاحب!۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: آپ نے کس بات کے اوپر اعتراض کیا؟ سپیکر صاحب! چې کوم نه اؤری، هغه اوباسه، هغه اوچت کړه، لرې ئې کړه، زه خو جواب، زه خو به په بل خبره کوم۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ جواب دے دیں، جواب دے دیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: میں صرف بل کے اوپر بات کروں گا، اگر کوئی یہ کہے، اگر کوئی بل کو خراب کرنا چاہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: میں صرف یہ بات کروں گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں پھر اس کو Adjourn کر لوں گا اگر اس طرح رہا، میں Adjourn کر لوں گا، آپ بیٹھ جائیں اپنی جگہ پر، آپ بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، بات کرنے کا آپ کو موقع دیں گے۔

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: اچھا۔ پہ ایجنډا باندې خبره کوؤ۔ جناب سپیکر! ایجنڈے کے اوپر بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایجنڈے کے اوپر بات کریں۔ جی۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: جناب سپیکر! ایجنڈے کے اوپر بات کرتے ہیں، بل کے اوپر بات کرتے ہیں، بل کے اوپر بات کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! بل کے اوپر بات کرتے ہیں، بل کے اوپر بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب!

(شور)

جناب سپیکر: ایجنڈے پر بات کریں، ایجنڈے پر پلیز، آپ بیٹھ جائیں جی، ایجنڈے پر بات کریں ایجنڈے پر۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: ہم بل کے اوپر، ایجنڈے کے اوپر، جناب سپیکر! ایجنڈے پر بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایجنڈے پر بات کریں، پلیز۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: ایجنڈے کے اوپر۔۔۔۔۔

(نعرے بازی/شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: ایجنډا باندې خبرې کوؤ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایجنڈے کے اوپر بات کریں۔

(نعرے بازی/شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: ایجنڈے کے اوپر، ایجنڈے کے اوپر، د وئ کښېنوه، په ایجنډا خبرې کوؤ۔۔۔۔

(نعرے بازی/شور)

جناب سپیکر: آپ جلدی بات کریں، ایجنڈے پر بات کریں، قربان خان! پلیز بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔ میں تمام معزز اراکین سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آج، شاہ فرمان! ایک منٹ۔ میں تمام معزز اراکین سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آج بہت اہم دن ہے، آج کے اس اہم دن کی بنیاد پر آپ کوشش کریں کہ۔۔۔۔۔

(نعرے بازی/شور)

جناب سپیکر: آج بہت اہم دن ہے، آج بہت اہم دن ہے، مہربانی کریں، مہربانی کریں، مہربانی کریں، شاہ فرمان! مجھے ایک دو منٹ بولنے دیں، دو منٹ، دو منٹ، میری ریکویسٹ ہے کہ آج بہت اہم دن ہے، مہربانی کریں آج جو ہم نے اس صوبے کی تقدیر بدلنا ہے، جو اس کیلئے جدوجہد کی ہے، میں سب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ برداشت کریں پلیز، برداشت کریں۔ شاہ فرمان صاحب! ایجنڈے پر بات کریں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: جناب سپیکر! معذرت کے ساتھ کہ اگر بات ایجنڈے پر چلتی، صرف ایک پوائنٹ میں نے بتایا کہ اگر ثبوت نہ ہو تو اتنا بڑا الزام نہیں لگانا چاہیئے، ختم۔ آج جناب سپیکر! اس بل کے حوالے سے میں بات بتاؤں کہ جو ڈرافٹ آیا ہے فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے FATA Merger کے حوالے سے، وہ بابک صاحب کی بات کہ آج اچھی اچھی باتیں کریں، اس ڈرافٹ کے اندر جو چیزیں تھی، وہ فاٹا کے ممبران خیبر پختونخوا اسمبلی میں، نہ منی بل ڈسکس کر سکتے تھے نہ قانون سازی فاٹا کیلئے کر سکتے تھے، ہم نے Amendments propose کیں اور 209 بندوں نے جنہوں نے اس امنڈمنٹ کو Accept کیا، ہم ان کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں اور مبارکباد بھی دیتے ہیں کہ ان شاءاللہ فاٹا کے ممبران خیبر پختونخوا اسمبلی کے اندر نہ صرف فاٹا کیلئے قانون سازی کر سکیں گے بلکہ فاٹا کی Budgeting کر سکیں گے۔ (تالیاں) مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو فاٹا کے ایشوز ہیں، اس کے ساتھ جو پاٹا کو نتھی کیا گیا، اس کو میں ایک گہری سازش سمجھتا ہوں اس بل کو روکنے کیلئے اور یہ غلط کیا گیا، جس نے بھی کیا، اس کے اندر بھی اگر Administrative, Legislative Athority آتی ہے لیکن یہ ہماری خواہش ہے کہ ٹیکس کے حوالے سے اور شریعت لاز کے حوالے سے پاٹا کے اندر Status کو Maintain رکھنا چاہیئے، ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔ (تالیاں) چیف منسٹر صاحب اس کے اوپر Detailed بات کریں گے، میں صرف یہ بات بتادوں کہ سردار بابک صاحب نے دوسرا Step بتایا کہ جناب اس کے بعد ہم پاکستان کے چوکاٹ کے اندر بلوچستان کے پشتونوں کو بھی ساتھ ملائیں گے، چونکہ پاکستان فاٹا، خیبر پختونخوا، بلوچستان کے اندر پشتونوں کی تعداد زیادہ ہے، تو میں تیسرا Step بھی بتانا چاہوں گا کہ ان شاءاللہ ایک دن پاکستان کے چوکاٹ کے اندر افغانستان کے پشتون بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں گے (تالیاں) کیونکہ ہماری میجارٹی ہے اور پشتونوں کی بات ہے تو وہ بھی ان شاءاللہ حصہ بن جائیں گے، میں صرف۔۔۔۔

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: یہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہم وہ بھی ان شاءاللہ پاکستان کا حصہ بنائیں گے۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: سکندر خان شیر پاؤ! آپ بیٹھ جائیں، ان شاءاللہ سب کو موقع دیں گے، پورا موقع دیں گے، سب کو، سکندر خان! پلیز۔

جناب سکندر حیات خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! زه ستاسو ډیر مشکور یم چې-----

جناب سپیکر: آرڈر آرڈر پلیز۔ سکندر شیر پاؤ صاحب!

جناب سکندر حیات خان: زه ستاسو ډیر مشکور یم چې تاسو ما له موقع راکړه، نن یو اهم ورځ ده او تاریخی ورځ ده، د فاټا د خلقو یو دیرینه خواهش سر ته رسی لګیا دے او مونږه دا ګنړو چې دا یو ډیر اهم اقدام دے۔ سپیکر صاحب! که مونږه اوګورو نو تقریباً د سلو کالو نه د فاټا خلقو باندې د انګریز د وخت نه یو داسې قانون د FCR په نوم نافذ شوے دے چې د هغوی بنیادی حقوق هم نشته او هغه لحاظ سره د هغوی هغه شان انسانی حقوق هم ورته حاصل نه وو او نن که مونږه دا ګورو نو دا تقریباً اویا اتیا کاله پس یو ازاله کیږی لګیا ده، ګوکه زه دا هم ګنړم چې دا Step هم صرف هغه ازاله نه ده، د دې نه مخکښې نور هم تلل پکار دی، که مونږه اوګورو نو مخکښې هم ډیرې موقعې راغلې وې چې په هغې کښې دا مسئلې حل کیدې شوې، د 73 کانسټی ټیوشن چې جوړیدو، هغه وخت کښې هم دا مسئله حل کیدې شوه، بیا په Seventies کښې کله چې افغانستان هغه خپل ټرائبل ایریاز چې دی، هغه ئې Merge کړل نو هغه هم یوه موقع وه، مونږ سره داؤد خان دا Step واخستو چې مونږه دا Step دلته کښې اخستې وے او دا دلته کښې ئې Merge کړې وې خو هغه موقع هم مونږه هغه وخت سره ضائع کړه، نن هغه "دیر آید درست آید" به ورته اووایو، یو موقع راغلې ده او په دیکښې پکار نه ده چې مونږ داسې ماحول جوړ کړو چې یو تاریخی قدم هم اخلو او په هغې کښې تلخی پیدا شی، په دې وخت سره به زه د فاټا خلقو له، د هغه ځائې نمائندګانو له، د هغه ځائې ټول سټیک هولډرز له او بیا ټولو پښتنو له په دې باندې مبارکی ورکوم چې دا زمونږه په دې فیډریشن کښې د یو والی طرف ته یو تاریخی قدم مونږه اخلو لګیا یو، زما به دا خواست وی چې دا صرف په دې یو بل سره، دا ازاله به نه کیږی چې کوم د اویا اتیا کالو نه هغه خلقو باندې کومې

سختې تیرې شوې دي، د دې سره سره پکار دا دي چې مونږه دا یو Commitment هم اوکړو چې د فاټا د ډیویلپمنټ د پاره چې مونږه ټولې پارټۍ چې دي، څنګه چې د دې د Merger د پاره ټولو مشترکه جدوجهد کړے دے ، هغه شان پکار ده چې د هغوی د ډیویلپمنټ د پاره مونږه یو مشترکه Commitment اوکړو چې د هغه ځائې خلق که وروستو پاتې شوی دي، پسمانده پاتې شوي دي، په دیکښې به زه دا اوګنړم چې مونږه ټول قصور وار یو او په دې پکار ده چې مونږه د هغې ازاله اوکړو او د هغه ځائې خلق د خپل ځان سره د برابر راوستلو د پاره مونږه Commitment اوکړو چې ځان نه زیات به مونږه کوشش دا کوؤ چې د هغوی د ډیویلپمنټ د پاره مونږه کار اوکړو۔ سپیکر صاحب! د دې سره سره یو لحاظ سره په پاټا باندې خبره اوشوه او د پاټا نمائندګانو هم چې کومه خبره اوکړه، د هغوی سره هم زمونږ لږ دغه مو شته، د هغوی چې کوم د هغه ځائې قربانئ دي، د هغه ځائې چې کومې سختئ تیرې شوی دي، د هغې هم مونږه اعتراف کوؤ خو دلته ګورو نو یو لحاظ سره څنګه چې ډاکټر حیدر صاحب اووئیل چې یو طرف ته د پاټا ممبرانو ته هم هغه حیثیت به ملاؤ شي چې پوره Full membership یو لحاظ سره دغه به شي، د دې نه مخکښې د پاټا ممبرانو قانون سازئ کښې خو حصه اخستلې شوه خو خپل علاقې ته ئې هغه کارونه هغه شان نشو Extend کولې، نو دا قدغن به پکښې لرې شي خو ورسره ورسره مونږه دا غواړو چې څنګه چې فاټا ته Incentives ملاویږی، د پاټا خلقو ته د هم هغه Incentives ملاؤ شي او بالکل هغوی د هم په دیکښې Onboard واخستلې شي او هغوئ ته د هم د دې پوره هغه لحاظ سره Incentives ورکړی۔ سپیکر صاحب! د دې سره سره دلته کښې نورې هم یو څو خبرې اوشوې، زه زیات په تلخ او دغه کښې تلل نه غواړم، د بابک صاحب د دې خبرې سره مې اتفاق دے ، زمونږه چې کوم پارلیمانی روایات دي، هغه واقعی ده چې Degeneration طرف ته روان دی او په دې باندې مونږ ته سوچ کول پکار دي، که مونږه اوګورو Consecutive اسمبلئ چې دي، هغه هغه شان هغه روایات برقرار نه ساتی او د هغې د وجې نه زمونږه هغه نظام هم هغه لحاظ سره لږ کمزورې کیږی، که دلته کښې مونږه تنقید کوؤ نو دا په چا باندې څه ذاتی تنقید نه دے ، دا صرف د دې د

پاره کوؤ چې مونږه غواړو چې اصلاح د اوشي، دا پارليماني روايات چې دي، هغه لحاظ سره د دې هغه خيال او تقدس نه دے ساتلې شوې چې کوم پکار ده چې ساتلې شوې وې. هغوی د دغه خبره اوکړه، د ډپټی سپيکر د اليکشن، دا چونکه يو آئينی تقاضه هم ده، پکار ده چې دا شوې وې، د دې نه مخکښې هم يو بلې اسمبلئ هم دا روايت قائم کړے وو چې هغوی هم يو نيم کال د ډپټی سپيکر عهده خالی ساتلې وه، هغه هم غلط شوی وو، نن هم چې دا دوه درې مياشتې، څلور مياشتې خالی اوساتلې شوه، دا هم غلط شوی دی. بيا دغه شان سپيکر صاحب! د Private Members Day خبره اوشوه، نو ټهيک ده Private Members Day به پکښې بعضې شوې هم وی خو سپيکر صاحب! چې کوم تناسب سره پکار وی چې Private Members Day کيدې ځکه چې د دې نه مخکښې هم دا دغه وو او دا په رولز کښې هم دی چې که Private Members Day يو Miss شی، نو هغه به بيا د سيشن په اخر کښې چې دے د هغه Private Members Day تاسو ټايم به ورکوئ او تاسو به هغه Compensate کوئ د ممبرانو، دغه لحاظ سره په هغې باندې عمل نه دې شوې، دا مونږ ټول پکښې قصور وار هغه لحاظ سره يو خو دې طرف ته خيال ساتل پکار دی او دا مونږ ته پکار دی چې مونږه دې طرف ته دغه اوکړو. شاه فرمان خان خبره اوکړه چې يره د ثبوت نه بغير خبرې نه دی کول پکار، معذرت سره شاه فرمان خان! ستاسو طرف نه هم بعضې داسې بنيادونه ايښودلې شوی دی چې په هغې کښې دا پهل تاسو کړے دے چې بغير د تپوس او بغير د ثبوت نه تاسو هم ډيرې خبرې کړی دی او ډير دغه کړی دی (تالياں) نو هغه لحاظ سره دغه شے، معذرت سره چې د دغه پهلا بنياد تاسو ايښودې دے خو سپيکر صاحب! مونږه ټول روان يو يو نوی سفر طرف ته، نوی اليکشن طرف ته، په دې سوچ کول پکار دی چې په دې پينځه کاله کښې آيا مونږ د خلقو په توقعاتو باندې پوره راغلو او که رانغلو؟ آيا چې کوم مقاصد د پاره مونږه خلقو دلته راليږلی وو، هغه لحاظ سره سر ته اورسيدل او که اونه رسيدل؟ آيا کومو وعدو باندې چې مونږه ووټ غوښتې وو، آيا هغه وعده مونږه سر ته اورسوله او که مو نه رسوله؟ په دې شی باندې خصوصاً حکمرانان د په خپل گريوان کښې اوگوری او په دې باندې د ډير سوچ اوکړی چې بيا په دې باندې

ځومره عمل شوے دے او ځومره نه دي شوي۔ سپیکر صاحب! پکار ده چې دا روایات مونږه بدل کړو او صحیح معنو کښې که مونږه جمهوریت غواړو او مونږه غواړو چې جمهوري نظام مضبوط شي نو بیا د هغې بنیاد به د ځان نه شروع کوؤ او پکار دا ده چې مونږه په هغې باندې عمل شروع کړو۔ دلته یو دغه باندې هم خبره اوشوه چې کوم اخباراتو کښې خبر راغلې لګیا دے، زه پکښې صرف دومره نور په هغې کښې نوې Add کول غواړم، کافي په هغې باندې خبرې اوشوې، دغه اوشوې نو دا Add کول غواړم چې مونږ هم اعتماد کښې نه یو اخستلې شوې او مونږه هم خبر نه یو دغه باره کښې او دا د هغه پارلیماني روایاتو یو لحاظ سره هم زیاتې کیږي لګیا دے او د دې سره هغه ټول سسټم او هغه ټول پراسیس مشکوک کیږي۔ سپیکر صاحب! دا به غواړو چې دا راروانه کومه مرحله ده چې هغه د داسې طریقې سره اوشي چې هغه ټولو ته Acceptable وي، په هغې باندې د ټولو اعتماد وي، هسې نه چې داسې طریقې سره دا راروانه مرحله اوشي چې په هغې باندې د خلقو اعتماد نه وي، د پارټو اعتماد نه وي نو هغه به بیا ټول جمهوریت ته نقصان رسي، نو دا به زمونږه یو خواهش هم وي، یو به دغه وي چې راروان دغه چې دے، هغه فري اینډ فیئر اوشي او صحیح طریقې سره اوشي او په دیکښې مداخلت اونشي او د هغې بنیاد به د Caretaker نه ایښودلې کیږي نو پکار دا ده چې د هغې بنیاد د مونږه صحیح طریقې سره کیږدو او بیا د هغې لاندې چې کوم نور د بیوروکریسي دغه دے چې هغه بنیاد صحیح کښیښودلې شي چې دا نه وي چې یار چا چا ته Edge ملاویږي لګیا دے یا د چا د پاره ماحول جوړیږي لګیا دے، دا تاثر د ختم کړے شي۔ زه په دې موقع باندې یو ځل بیا د فاټا خلقو له مبارکي ورکول غواړم، دا یقین دهاني ورله ورکوم چې په دې بل کښې به مونږه پوره د هغوی سپورټ کوؤ او دا یقین دهاني ورله ورکوؤ چې تر ځو پورې چې فاټا ترقي نه وي کړې، ځو پورې د فاټا خلق په خپلو پښو باندې صحیح طریقې سره اودریدلی نه وي، مونږ به ورسره ولاړ یو، زمونږ پارټي به ورسره ولاړه وي او د هغوی مرسته به په هره موقع باندې مونږه کوؤ۔ ډیره مهرباني سر۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب وضاحت کول غواړی، مولانا صاحب له ټائم ورکوؤ۔
مولانا لطف الرحمان صاحب! اس طرح کریں کہ مفتی جانان صاحب اور یہ ملاکنڈ کے دو تین ایم پی ایز ہیں، ان کو تھوڑا موقع دے دیں گے، اس کے بعد اگر چیف منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں یا کوئی اور اس کے بعد، مولانا صاحب وضاحت کرنا چاہتے ہیں، مولانا لطف الرحمان صاحب!

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): میں تفصیل سے ساری بات کرنا چاہوں گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ مولانا لطف الرحمان!

قائد حزب اختلاف: اس پورے بل کے حوالے سے بھی اور ساری تفصیل۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ تو اپوزیشن لیڈر ہیں، ہمارے بعد ان کو وقت دیں۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! اس کے بعد آپ کر لیں گے۔ جی، اس کے بعد آپ کر لیں گے۔

قائد حزب اختلاف: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت بہت شکریہ۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! میں کوئی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: کرنے دیں، خیر ہے، کوئی پروٹوکول کا مسئلہ نہیں۔

جناب سپیکر: جی چیف منسٹر صاحب!

ذاتی وضاحتیں

جناب وزیر اعلیٰ: مولانا صاحب! معذرت کے ساتھ، مولانا صاحب! معزرت سره، میں صرف Personal explanation پہ بات کرنا چاہتا ہوں، باقی باتیں بعد میں کروں گا۔ یہاں پر ایک بات اٹھائی گئی کہ Caretaker Chief Minister، لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اور مولانا صاحب نے ان سے پیسے لئے ہیں، تو مجھے بہت افسوس ہے کہ ایسا سمجھدار آدمی اسمبلی کے فلور پہ ایسی بات کرے جس کا نہ سر ہو، نہ ٹانگ اور ابھی بھی میں کہتا ہوں، مولانا صاحب سے بھی میں ریکویسٹ کرتا ہوں، اگر آپ لوگوں سے Consultation نہیں کی گئی تو میرے خیال میں Consultation ہونی چاہیئے (تالیاں) اور میں بھی جماعت اسلامی کے ساتھ Consultation پہ تیار ہوں اور یہ الزام لگانا، دیکھیں ہم پر الزام، ہم ایک دوسرے کو بڑی اچھی طرح جانتے ہیں، ایک ایک کی شکل، ایک ایک کا کردار، ایک ایک کا سب کچھ

ہمارے سامنے ہیں، کوئی چیز چھپی نہیں ہے، ہم ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں کون ہوں، مجھے بھی سب جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں کہ کون کیا ہے اور میں نے تو پینتیس سال سے یہ چیز دیکھی ہیں، تو میرے سامنے ایک شیشہ لگا ہوا ہے اور میں ثبوتوں کے ساتھ ہر وقت چاہوں تو بات کر سکتا ہوں (تالیاں) ٹھیک ہے لیکن میں نہ کسی پہ الزام لگاتا ہوں اور اگر کسی کو تکلیف ہوئی ہے کہ وہ سینیٹ کے مسئلے میں، تو آئے ہم ثبوت دکھادیں گے (تالیاں) اس کو ہم Satisfy کر دیں گے کہ کیا مسئلہ ہے ؟ ہم نے کسی پر کوئی الزام نہیں لگایا جیسا کہ آپ نے کہا، تو شاہ فرمان ! ہم نے الزام، یہ جو بات میں کروں گا، ثبوت کے ساتھ کروں گا، جس کو اعتراض ہے، آجائے، کل پرسوں ترسوں جس دن آنا چاہے، میں ثبوت دکھادوں گا کہ کیا حرکت ہوئی تھی وہاں پر اور کوئی ریکارڈ موجود ہے، کوئی زبانی باتیں بھی نہیں ہیں۔ دوسرا یہ کہ الزام لگانا، میری زندگی، میرا کردار سارے صوبے کو معلوم ہے اور مجھے سب کے کردار معلوم ہیں، تو میں کسی پر الزام نہیں لگانا چاہتا لیکن ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے گریبان میں دیکھے، اپنے آپ کو پہلے دیکھے، پھر کسی کے اوپر الزام لگائے تو مزہ آجائے، ایسے مزہ نہیں آتا (تالیاں) تو باقی ہم اس پہ Consultation بھی کر لیں گے، کوئی مسئلہ نہیں ہے، آپ کو اعتراض ہے، ہم کبھی کسی کو خفہ نہیں کرنا چاہتے ہیں، صلاح مشورے سے کام ہو گا، کوئی فکر نہ کریں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: لطف الرحمان صاحب !

قائد حزب اختلاف: نَحْمَدُہ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَا بِهٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الْشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰـهِ الرَّحْمٰـنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب ! بہت بہت شکریہ۔ آج اس اسمبلی کے فلور پر انتہائی اہم بل آیا ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ قومی اسمبلی نے اس کو پاس کیا اور اس کے بعد سینیٹ نے اس کو پاس کیا اور اب ہماری صوبائی اسمبلی سے بھی اس کی ضرورت ہے کہ اس کو پاس ہونا ہے دو تہائی اکثریت کے ساتھ، اور آج ہم تقریباً آخری مرحلے میں اپنے پانچ سالہ اسمبلی کے دور میں داخل ہو چکے ہیں کہ کل کو شاید آخری دن ہے اس اسمبلی کے حوالے سے، مجھے انتہائی افسوس ہوا کہ سردار حسین بابک صاحب نے جس انداز میں بات کی ہے، مجھے انتہائی افسوس ہوا، اگر آپ کو مجھ پہ ایک اعتماد ہے اور آپ نے مجھے اپوزیشن لیڈر بنایا ہے، جیسے محمد علی شاہ صاحب بھی جذبات میں بہہ گئے، میرے

بڑے محترم ہیں کہ میں نے اس حوالے سے، میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اعتماد ہونا چاہیئے کہ اگر ہم ایک بات کرتے ہیں تو پوری ذمہ داری کے ساتھ بات کرتے ہیں، میں نے سکندر خان صاحب سے بھی پوچھا کہ اگر آپ کا کوئی نام ہے تو آپ مجھے دیں، میں نے سردار حسین، نلوٹھا صاحب سے بھی پوچھا تھا، نام دیا تھا، محمد علی شاہ باچا صاحب سے بھی پوچھا تھا، انہوں نے نام دیا تھا، میں نے سردار حسین بابک صاحب سے بھی آمنے سامنے پوچھا کہ کوئی نام ہے تو آپ اپنی پارٹی کی طرف سے دے سکتے ہیں اور فون پر بھی میں نے ان سے بات کی ہے، تو ظاہر ہے کہ آگے ایک آئینی ذمہ داری ہے، چیف منسٹر اور اپوزیشن لیڈر نے بیٹھنا بھی ہے، ان ناموں پر ڈسکشن بھی کرنی ہے تو وہ ڈسکشن تو چلتی رہی ہے، ہم نے ڈسکشن کی ہیں لیکن ہم آخری مرحلے تک ابھی تک پہنچے نہیں ہیں کہ ہم نے اس کو Announce کرنا تھا اور اکٹھے Announce کرنا تھا، افسوس اس بات پہ ہوا کہ مجھے ایک ذمہ دار، سردار حسین بابک بڑے ذمہ دار آدمی ہیں، اپنی پارٹی کے ذمہ دار آدمی ہیں، اپنے پارٹی کے حوالے سے صوبائی جنرل سیکرٹری ہیں، ان سے یہ بات نہیں جچتی، میرے محترم ہیں، میں نے ان کے ساتھ ٹائم گزارا ہے، پانچ سال ہم نے اکٹھے گزارے ہیں، اب اس ٹائم پر اس طرح کے الزامات سننے پر آپ اسمبلی کے فلور پر پیسوں کے حوالے سے الزامات لگائیں، یہ انتہائی افسوس ہے، مجھے بھی افسوس ہے اور میرے تمام ممبران کو بھی افسوس ہو گا کہ اس حوالے سے کم از کم آپ کو سوچنا چاہیئے تھا کہ وہ ٹھیک ہے، آپ کہیں کہ ہم سے اس حوالے سے کوئی مذاکرات نہیں ہوئے، اپوزیشن کو اس پہ نہیں لیا، یہ بات اپنی حد تک آپ کر سکتے ہیں، ٹھیک کرتے ہوں گے لیکن اس حوالے سے اگر آپ یہ بات کر رہے تھے، تو یہ بات آپ کے ساتھ جچتی نہیں ہے، آپ کو کرنی ہی نہیں چاہیئے، میرے دوست ہیں سب، میں سب کا احترام کرتا ہوں، یہاں پہ سارے پارلیمانی لیڈرز بیٹھے ہیں، ہمیشہ ہم نے اتفاق سے بات کی ہے، آج تک میں نے پوری کوشش کی ہے کہ ہم اسمبلی کے فلور پر آئیں تو ہم بلا تفاق ایک چیز کو آگے لے کر چلیں، تو آج مجھے اس حوالے سے کہ ایک چیف منسٹر نیا آ رہا ہے اور اپوزیشن لیڈر اور چیف منسٹر کی بات ہے، آئینی طور پر ذمہ داری ان کی ہے، تو کم از کم آپ لوگوں نے نام بھی دیئے ہیں، ہم نے ڈسکس بھی کئے ہوں گے تو یہ اعتماد تو آپ ہم پر کریں اور ساتھ میں یہ پخ لگا دینا جو ایسے، ایک سینیٹ کے حوالے سے یہاں پر جو کچھ ہوتا رہا، جو کچھ چلتی رہیں باتیں، وہ افسوسناک بات ہوئی ہے۔ ابھی چیف منسٹر صاحب نے جیسی باتیں کیں، ثبوت

کے حوالے سے باتیں کی ہیں، تو یہ ہمارے لئے افسوسناک باتیں ہیں کہ یہ نہیں ہونی چاہیئں لیکن ہم نے اس ماحول کو ٹھیک کرنا ہے، اپنی جمہوریت کو ٹھیک کرنا ہے۔ آج بھی اگر ہم یہاں پر فلور پر بل کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو ٹھیک ہے، میرے بہت سارے دوست کہتے ہوں گے کہ یہ Merger ہونا چاہیئے، میں سمجھتا ہوں کہ Merger نہیں ہونا چاہیئے یا میں اس پر کوئی اور حل کی بات کروں یا کوئی کہے کہ نہیں Merger اسی صورتحال میں نہیں ہونا چاہیئے۔ رائے ہر ایک کی اپنی ہوگی، اس کا اپنا ایک احترام ہونا چاہیئے اور اس رائے پر لوگوں نے کیا رائے دینی ہے، وہاں سے لوگوں نے اس پر اعتماد کرنا ہے اس رائے کے اوپر کہ نہیں کرنا، یہ ایک بنیادی جمہوریت کی بات ہے اور میں نے صرف اس حوالے سے بات کی ہے، ہم پر اعتماد ہونا چاہیئے، ہم ذمہ دار لوگ ہیں اور ذمہ داری سے بات کرتے ہیں اور جو الزامات لگے ہیں، اس حوالے سے ہم پورے صوبے کے عوام کو جواب دیں گے لیکن یہ بھی غلط بات ہے کہ ہم پر ایسے الزامات نہ لگائے جائیں اور ایسے لوگ الزامات نہ لگائیں جن کا نہ آگے دامن ہو، نہ پیچھے دامن ہو، ایسے لوگ ہم پر الزام نہ لگائیں۔

پچیسویں آئینی ترمیم بابت فاٹا کا صوبہ خیبر پختونخوا میں انضمام، مجریہ 2018 پر بحث

قائد حزب اختلاف: دوسری بات سپیکر صاحب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج ایک اہم دن ہے، ہم نے ایک اہم ذمہ داری کے حوالے سے یہاں آکر آج اس بل کے حوالے سے باتیں بھی کرنی ہیں، اس بل پر بات بھی کرنی ہے جو قومی اسمبلی سے پاس ہو کر آیا ہے، سینیٹ سے پاس ہو کر آیا ہے اور وہ ہے فاٹا کے حوالے سے۔ میں سمجھتا ہوں کہ فاٹا نے بہت نقصانات اٹھائے ہیں، ان کے عوام بہت مشکل ادوار سے گزرے ہیں، مشکل دن دیکھے ہیں اور اگر میں غلط نہ ہوں تو کوئی پندرہ سولہ سال سے وہاں پر آپریشنز چل رہے ہیں، یہ پورا علاقہ آپریشن زدہ ہو چکا ہے، اگرچہ ہم آپریشن کے فلسفے کے ساتھ شاید وہ حمایت نہ کرتے ہوں، آپریشن کی اس فلسفے سے شاید ہم نے حمایت نہ کی ہو لیکن ریاست کی بات کی کہ ہم نے آپریشنز کرنے ہیں، ہم نے امن کی بات کرنی ہے، امن چاہتے ہیں فاٹا کے حوالے سے، تو پھر ہمیں اس حوالے سے امن کی ہی ضرورت تھی اور امن کی جانب جانا تھا تو پھر ریاست کے ساتھ کھڑے ہیں، علماء کو ایک بھرپور پیغام ہم نے بھیجا، ایک بیانیہ جو علماء کا تھا، وہ ہم نے بھیجا اور تمام علماء کو ہم نے اس ریاست کے اس بیان کے ساتھ کھڑا کیا، اس پر

ایک بہت بڑی قربانی دی اور اس وقت اس جمہوری دور میں، جمہوری دور میں کیا کوئی ملٹری عدالتوں کی کوئی گنجائش ہوتی ہے؟ لیکن ہم نے ملٹری عدالتوں کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر، ہاؤس کو آرڈر میں لائیں۔

قائد حزب اختلاف: ملٹری عدالتوں کو ہم نے مجبوراً قبول کیا ہیں، جمہوری ادوار میں اس کو قبول کیا اور آج جب ضرورت بھی اس بات کی تھی، ضرورت اس بات کی تھی کہ ہم نے ان کو آباد کرنا تھا، ان کے جو گھر گرے ہوئے ہیں، ان کو واپس بنانا تھا، ان کو وہاں پر ہر Facility دینی تھی، ایجوکیشن کی Facility دینی تھی، ہیلتھ کی Facility دینی تھی، یہ سب کچھ ان کو دینا تھا اور اس حوالے سے جو جرگہ بنا تھا، تمام جماعتوں کو اس کے ساتھ بٹھا کر ایک اعتماد اس جرگے کو دلایا تھا اور تمام جماعتیں اس میں تھیں، بشمول چاہے وہ قوم پرست جماعتیں ہوں، مذہبی جماعتیں ہوں، ہماری دوسری جماعتیں ہوں، وہ تمام کی تمام جماعتیں ان کی ساتھ بیٹھی تھیں اور ایک متفقہ طور پر ان کو مینڈیٹ دیا کہ ہم آپ کے ساتھ ہوں گے اور قوم اس حوالے سے جو بھی فیصلہ کرے گی، ہم اس فیصلے کا ساتھ دیں گے، اس حوالے سے مجھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف: مسلم لیگ (ن) سے بھی، جس کے ساتھ ہمارا اتحاد ہے حکومت کی اور ان کے ساتھ جو ایک اتفاق ہوا تھا اس حوالے سے کہ بتدریج ہم نے اس طرف جانا ہے کہ جب ہم Merger کے Main فیصلے تک جائیں گے تو عوام سے ضرور پوچھیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز۔

قائد حزب اختلاف: اور عوام سے پوچھ کر ان کی تائید لیکر ہم نے اس حوالے سے اس مسئلے کو آگے بڑھانا ہے۔۔۔۔۔

جناب گل صاحب خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں، گل صاحب خان! آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں، پلیز۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! آج کی جو صورتحال ہے، اگر آپ دیکھیں تو سیاسی طور پر اور جمہوری لحاظ سے ہمیں باہر سے ہدایات اور قانون سازی آتی ہیں اور ہم پر مسلط کی جاتی ہے کہ آپ اپنی اسمبلی سے اس قانون کو پاس کریں اور وہ ہمارے معاشرے سے بھی مطابقت نہیں رکھتی، ہم جنس پرستی کے حوالے سے، جنس کی تبدیلی کے حوالے سے بلز اسمبلی میں لائے جاتے ہیں، جو ہماری قوم اور ہمارے معاشرے سے مطابقت نہیں رکھتی لیکن ان بلوں کو تو ہم قبول کرنے کو تیار ہوتے ہیں اور باہر سے ہم پر Impose کئے جاتے ہیں، آج ایک بل اور آنے والا تھا قومی اسمبلی میں، وہ ابھی نہیں آیا لیکن وہ بل بھی اس بنیاد پر تھا کہ اگر UN کسی جماعت کو دہشتگرد قرار دے یا کسی شخصیت کو ملک میں دہشتگرد قرار دے تو پھر اس قانون کے تحت اس ملک میں بھی وہ دہشتگرد اور دہشتگرد جماعت ہوگی، ہم ایسے قوانین بنالیں کہ باہر کی مغربی دنیا کا، امریکہ کا اس کے حوالے سے ہم پر جب پریشر پڑتا ہے اور ہم پر وہ قوانین Impose کئے جاتے ہیں کہ آپ یہ قانون پاس کریں اور بڑی اچھی اصطلاح ہے انسانی حقوق کے حوالے سے کہ آپ وہ پامال کر رہے ہیں، چاہے وہ اسلام سے مطابقت نہ رکھتے ہوں، چاہے وہ ہمارے معاشرے سے مطابقت نہ رکھتے ہوں اور آج کی اس صورتحال میں ہمیں سنجیدگی سے اس حوالے سے سوچنا چاہیئے کہ جمہوری حوالے سے ہمیں، باہر سے پریشرائز کر کے ہم پر وہ قانون لاگو کئے جاتے ہیں اور ہم ان قوانین کو پاس کرتے ہیں اور معاشی لحاظ سے ورلڈ بینک ہو، آئی ایم ایف ہو اور ہمارا ایشیئن ڈیویلپمنٹ بینک ہو، ان کے قرضوں کی شرائط کے حوالے سے ہم آج اپنی معیشت کو چلانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس حوالے سے ہماری دفاعی جو پوزیشن ہے کہ اسلحہ ہمارا ہو، ایٹم بم ہمارا ہو لیکن اس کو استعمال کرنے کی جو اجازت ہے، وہ ہمیں باہر سے لینی ہوگی تب ہم اپنے اسلحے اور اپنی دفاعی سسٹم کو استعمال کر سکیں گے، آج تک ہماری صورتحال یہاں تک پہنچی ہوئی ہے اور جب ہم فاٹا کے عوام کی بات کرتے ہیں، فاٹا کے عوام سے رائے لینے کی بات کرتے ہیں تو وہ میں سمجھتا ہوں کہ کس حوالے سے آپ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ ہم نے فاٹا کے عوام کی رائے نہیں لینی اور فاٹا پر اپنی بات Impose کرنی ہے، بات یہ ہوتی ہے کہ ہمیں جواب دیا جاتا ہے کہ فاٹا کے ممبران ہیں اور فاٹا کے سینیٹرز ہیں، ان کو یہ اعتماد حاصل ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ فاٹا کے عوام نے ان کو یہ مینڈیٹ نہیں دیا ہے کہ وہ فاٹا کے 120 سالہ تاریخ کو، 125 سالہ تاریخ کو تبدیل کرے؟ آج آپ فاٹا کی بات کر رہے ہیں، میں آپ کے ساتھ

ہوں فاٹا کے حوالے سے لیکن فاٹا کو بھی تو آپ یہی بات کر رہے ہیں کہ عوام سے ہم نے نہیں پوچھا اور عوام کے ساتھ آپ نے مشاورت نہیں کی تو پھر فاٹا کے عوام کیلئے یہ بات آپ کیوں کرتے کہ اس کے عوام سے فاٹا کے عوام سے کس نے پوچھا ہے؟ کونسا ایسا فورم ہے کہ جس پر یہ بتایا جائے۔۔۔۔۔

جناب گل صاحب خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ کو موقع دیں گے ان شاءاللہ۔

قائد حزب اختلاف: کہ وہ یہ کہیں کہ فاٹا کے عوام سے یہ پوچھ کر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے Merger کے حوالے سے، تو ہمیں چاہیئے، Simple سی بات تھی، ہم کوئی Merger کے خلاف نہیں ہیں، ہم کوئی اس کا الگ صوبہ، اگر رائے دیتا ہے، کوئی چاہتا ہے، ہم اس کی مخالفت نہیں کر رہے، موجودہ قانون کے مطابق اگر وہ رہتے ہیں، اس کی مخالفت نہیں کرتے، مخالفت اگر ہماری ہے تو وہ صرف اس بنیاد پر ہے کہ فاٹا کی جو عوام ہیں، اس سر زمین کے جو مالک ہیں، وہ جس انداز میں چاہیں، آپ ان سے رائے لے لیں اور وہ رائے ہمیں بسر و چشم قبول ہے، تو وہ اگر Merger کا فیصلہ کرتی ہے، چاہے وہ الگ ہونے کا فیصلہ کرتی ہے یا وہ پرانے قانون کے حوالے سے فیصلہ کرتی ہے، ہمیں ان پر یہ Impose نہیں کرنا چاہیئے تھا، اگر آج ہم پوری دنیا میں کشمیر کے استصواب رائے کیلئے دربدر پھر رہے ہیں کہ استصواب رائے چاہیئے اور اس پر ہمیں کشمیر کا فیصلہ چاہیئے تو آپ یہ دنیا میں کیوں پھر رہے ہیں اس کیلئے؟ تو اگر استصواب رائے کی آپ کو ضرورت ہے اور آج ہم، جب ہماری پی ٹی آئی کی حکومت یا اس کا لیڈر عمران خان جب بات کرتا ہے کہ ہم نے بجٹ کو اسلئے پیش نہیں کیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ کسی پارٹی کا منشور جو ہے، وہ ایک Budget reflect کرتا ہے تو ہم اسلئے بجٹ نہیں پیش کرنا چاہتے کہ کسی اور کا حق نہیں مارنا چاہیئے، اگر آپ اس حوالے سے سمجھتے ہیں کہ ہم کسی اور کا حق نہیں مارنا چاہتے، وہ اور بات ہے کہ آپ کے پاس اس کی اکثریت تھی یا نہیں تھی، بجٹ کی، وہ الگ مسئلہ ہے لیکن اگر آپ یہ سمجھتے ہیں، آپ کی ایک اصولی رائے ہے کہ ہم بجٹ نہیں پاس کرنا چاہتے، اسلئے کہ آنے والے ٹائم کیلئے ہم چھوڑتے ہیں اور آنے والی اسمبلی اس کو پاس کرے جس کے پاس اکثریت ہو، وہ پاس کرے، تو پھر یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج آخری دن میں آپ ایسا فیصلہ کیوں کرنے جا رہے ہیں کہ آنے والی اسمبلی پر کیوں آپ نہیں چھوڑتے کہ آنے والی اسمبلی اس پر اپنی رائے دے اور اس حوالے سے

جو بل قومی اسمبلی اور سینیٹ سے پاس ہو کر اسمبلی کے پاس آیا ہے تو وہ بھی تو منشور کے حوالے سے اس بل کو بھی آپ چھوڑیں دوسری اسمبلی پر کہ وہ اسمبلی آکر اس کو پاس کرے، تو وہ تو آپ نہیں کر رہے، ہم یہاں پر بہتر جمہوریت کی بات تو کرتے ہیں لیکن جمہوری حوالے سے ہم سننے کو تیار نہیں ہیں؟ ہم زبردستی، ہم جس ماحول میں رہے ہیں، جس ڈکٹیٹر اور ڈکٹیٹر شپ کے ماحول میں رہے ہیں، ہمارے مزاج اس انداز میں ہو گئے ہیں کہ ہم نہ دلیل سنتے ہیں اور ہم نہ جمہوری بات سنتے ہیں، نہ ہم جمہوری رائے لینے کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ آج محمد علی شاہ صاحب نے کہا کہ ہم کریڈٹ نہیں لینا چاہتے، میں یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ کریڈٹ ٹھیک ہے، ہمیں اس حوالے سے کریڈٹ نہ دیں، یہ تو وقت اور تاریخ بتائے گا کہ کونسا فیصلہ ٹھیک تھا اور کونسا غلط تھا لیکن ہمارا مقصد اس حوالے سے تھا ہی نہیں، ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ وہاں کے عوام کیلئے کوئی بھی طریقہ کار بنالیں جس سے وہ عوام اس فیصلے کو Endorse کرلے تو ہم اس کو بسر و چشم قبول کرنے کو تیار ہیں، تو اس میں ایسی کونسی بات ہے، اس میں ایسی کونسی مشکل ہے؟ اور رہی بات اس حوالے سے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے بھی ہمیں بین الاقوامی دنیا پریشرائز کر رہی ہے، آج بھی ہم امریکہ کے پریشر میں آکر یہ سب کچھ کرنے جا رہے ہیں لیکن اس کے نتائج کل کو آئیں گے اور وہ نتائج ہم سب کو اکٹھے بھگتنے ہوں گے، مشکل نتائج آئیں گے، اکٹھے بھگتنے ہوں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے اگر پریشر آتا ہے تو پھر اس کی قانون سازی تو ہم کرتے ہیں۔ محمد علی شاہ صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ جس حوالے سے پریشر نہ ہو تو نظریاتی کونسل کی ہماری ساری سفارشات اسمبلی کے فلور پر موجود ہیں اسلام کی قانون سازی کے حوالے سے تو آج تک اس پر قانون سازی کیوں نہیں ہوتی؟ ہمارے پاس اکثریت نہیں ہوتی تو ہم قانون سازی کر نہیں پا رہے ہوتے لیکن آپ ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں، تو قانون سازی تو پھر بھی نہیں ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نلوٹھا صاحب! بات کرنا چاہیں گے۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> تو آپ ہمارا ساتھ دیں تاکہ ہم اس پر قانون سازی کریں لیکن یہ نہ ہو کہ ہم دنیا کے پریشر میں آکر قانون سازی کریں لیکن ہمارے اپنے ملک کے مفاد کے حوالے سے جب ایک بات آئے تو

اس کو ہم سننے کو تیار نہ ہو، تو آج بھی ہمارا موقف یہ ہے کہ ہم فاٹا کے عوام کے ساتھ کھڑے ہیں، فاٹا کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہیں، فاٹا کے مفادات کیلئے ہم کھڑے ہیں لیکن کل کو۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، میں تھوڑا سا، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب! بات کریں گے اس کے بعد۔

قائد حزب اختلاف: فاٹا کے اندر کوئی مسائل پیدا ہوتے ہیں یا اس کے سرحدات پر کوئی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور دو تین ملاکنڈ کے لوگ ہو جائیں گے پھر۔

قائد حزب اختلاف: تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہوں گے، ہم آپ کو آج بتانا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رمضان ہے، روزے کا بھی ٹائم ہے۔

قائد حزب اختلاف: آج آپ کے سامنے یہ ساری باتیں رکھنا چاہتے ہیں، ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں کہ آنے والے حالات میں یہ سب کچھ ہو گا، یہ بڑی سنجیدہ بحث تھی، سنجیدہ باتیں تھیں لیکن ہمارا ہاؤس اس کو اس طرح سننے کو تیار نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پلیز، آرڈر، آرڈر۔

قائد حزب اختلاف: انہیں چاہیئے کہ اپنی ساری باتیں، سب کی سنیں۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: شاہ فرمان! بیٹھ جاؤ، بیٹھ جاؤ۔

قائد حزب اختلاف: سب کی رائے سنیں، ہمیں مشترکہ طور پر اس چیز کو لانا ہے، تو ہمیں چاہیئے کہ آج بھی ہماری یہ ریکویسٹ ہے کہ فاٹا کے عوام کو یہ حق دیا جائے کہ وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

قائد حزب اختلاف: اپنی رائے دے سکیں، اپنے مستقبل کے حوالے سے۔

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے، میں صرف دو منٹ بات کروں گا، لمبی بات نہیں کروں گا۔ میرے بعد ایک رشاد خان کو ٹائم دے دیں تاکہ یہ بولے۔ جناب سپیکر صاحب! آج واقعی ایک تاریخی دن ہے، 71 سالوں سے جو جدوجہد فاٹا کے عوام، فاٹا کے نمائندے، فاٹا کی یوتھ، سیاسی جماعتیں کر رہی تھیں، آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ کامیابی سے ہمکنار ہو رہی ہیں اور ہماری اسمبلی کے فلور پہ بھی فاٹا کو ضم کرنے کا بل الحمدللہ آج پیش ہو گیا ہے، مرکز نے اور سینیٹ نے اس کو پاس کر دیا اور تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے، ہر جماعت نے اپنا Role ادا کیا ہے کہ فاٹا کے عوام کو ان کے حقوق ملنے چاہیئں اور مجھے خوشی اس بات پہ ہے کہ آج مرکز میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے اور مسلم لیگ کے دور میں یہ بل پاس ہوا ہے، اس پر مجھے بہت خوشی ہے (تالیاں) اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج ہمارے بھائی سینیٹرز صاحبان، ایم این ایز صاحبان یہاں پہ فاٹا کے بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے معذرت خواہ ہوں کہ اسمبلی کا ماحول تھوڑا خراب ہوا تو یہ آج کی بات نہیں ہے، جب سے تبدیلی کا نعرہ ہوا ہے، تھوڑا بہت ماحول خراب ہوتا رہا ہے ہماری اسمبلی میں، (تالیاں) یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں کہ سردار حسین بابک صاحب کی بات پہ سی ایم صاحب بھی غصہ ہوئے اور مولانا لطف الرحمان صاحب بھی اپوزیشن لیڈر صاحب بھی توکل سے آپ یقین کریں، اس ہاؤس میں تحریک انصاف اور جمعیت علماء اسلام نہیں ہیں، اس ہاؤس میں نو دس جماعتیں ہیں، ہم بھی بہت پریشان تھے کہ ہمیں تو گلہ سی ایم صاحب سے نہیں ہے، اپنے قائد حزب اختلاف سے ہے اور اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو خیبر پختونخوا اسمبلی میں اس وقت بھی دوسرے نمبر کی جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) ہے لیکن ہم نے اپنی طرف سے قائد حزب اختلاف کی پگڑی کا سہرا مولانا صاحب کے سر پہ رکھا ہے، ہمیں دکھ تھا کہ مولانا صاحب نے ہم سے نام لئے اور پھر اس کے بعد ہم سے کوئی مشورہ نہیں کیا، یہ الزام نہ میں لگاتا ہوں، نہ بابک صاحب نے لگایا ہے، یہ برسوں سے افواہیں چل رہی ہیں اور کروڑوں سے آگے اربوں تک پہنچی ہیں اور مجھے آج یہ بھی خوشی ہوئی ہے کہ جو پانچ سال پہلے ہم کہتے تھے کہ خدارا افواہوں کے اوپر الزام تراشی کسی پہ کرنا زیادتی ہے، آج سی ایم صاحب نے پانچ سال کے بعد یہ بات خود کہہ دی ہے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ سنی سنائی بات نبی پاک

ﷺ نے بھی فرمایا کہ سنی سنائی بات پہ کسی کے اوپر الزام تراشی نہ کرو، ہم نہ کسی پہ الزام لگاتے ہیں لیکن ہم یہ توقع رکھتے ہیں، سی ایم صاحب بھی اور مولانا لطف الرحمان صاحب سے جو ہمارے قائد حزب اختلاف ہیں، زیادہ توقع ہم ان سے رکھتے ہیں کہ یہ ہمارے اپوزیشن لیڈر رہیں، جب بھی نگران وزیر اعلیٰ کا فیصلہ ہو گا، ہمیں ضرور اعتماد میں لیں گے، اسلئے کہ آگے نگران وزیر اعلیٰ کے ذمہ داری ہے، وہ کوئی دو جماعتوں کا نگران نہیں ہو گا، اس پورے صوبے کا نگران وزیر اعلیٰ ہو گا، تو میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا، باقی ٹائم رشاد صاحب کو دے دیں جو PATA کے حوالے سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب رشاد خان! ایک منٹ۔ جی، رشاد خان!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! جو PATA کے حوالے سے تین باتیں، عنایت اللہ صاحب نے جو تین مطالبات کئے ہیں، ہم ان کی حمایت کرتے ہیں لیکن مولانا صاحب کو یہ بات، عنایت اللہ صاحب کو میں بتانا چاہتا ہوں، جب کے پی اسمبلی میں یہ آئے گا، سارا معاملہ خود ہی خیبر پختونخوا کی Next حکومت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جو بھی لائے گی نظام، تو اس کو اختیار ہو گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ابھی خیبر پختونخوا میں فاٹا کے ضم ہونے کے بعد یہ بہت بڑا صوبہ بن گیا ہے تو میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ہزارہ ڈویژن کے عوام کی ایک آواز ہے کہ ہمیں الگ صوبہ دیا جائے صوبہ ہزارہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ہزارہ کا الگ صوبہ دیا جائے اور اگر ملاکنڈ ڈویژن، اگر پسماندہ ہے تو اس کو ایک سو ارب روپے کا ترقیاتی فنڈ دیا جائے تا کہ ان کا ازالہ ہو سکے، شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب رشاد خان!

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر صاحب! آج خیبر پختونخوا اسمبلی کا اختتامی اجلاس ہونے جا رہا ہے، فاٹا کے Merger کے حوالے سے آج کا اجلاس ان شاءاللہ، آج کے اجلاس کو ایک تاریخی حیثیت حاصل ہو گی جس کی وجہ سے میں تمام ممبران اسمبلی کو پیشگی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میری یہ دلی خواہش ہو گی کہ آج کے دن کے حوالے سے اسمبلی میں غیر ضروری جو امور ہیں، ان کو نہ چھیڑا جائے۔ جناب سپیکر! فاٹا کو قومی

دھارے میں شامل کرنے کیلئے مرکزی حکومت اور دیگر جماعتوں نے قومی اسمبلی اور سینیٹ میں جو امنڈ منٹس کی ہیں، میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں، 70 سال سے جو کالا قانون رائج تھا FCR، فاٹا کے عوام کی جو محرومیاں تھیں، میرا خیال ہے کہ اس فیصلے سے ان کی محرومیوں کا آزالہ ہو گا۔ جناب سپیکر! اس بل میں فاٹا کی جو آئینی حیثیت کو چھیڑا جا رہا ہے، ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں، جس طرح عنایت خان نے جو تین پوائنٹس، جو ہم نے مشترکہ طور پر تیار کئے ہیں، ہم نے مشترکہ طور پر ایک قرارداد بھی تیار کی ہے، میری خواہش ہو گی کہ وہ متفقہ طور پہ اسمبلی سے پاس ہو، جو نظام عدل کا ایکٹ ہے، جو ہمارے ملاکنڈ ڈویژن میں نافذ ہے۔ جناب سپیکر! ایک سال سے ڈیڑھ سال سے ان کے جو معاون قاضی ہیں، ان کے انٹرویوز ہو چکے ہیں، اس میں جو سیاسی مداخلت ہو رہی تھی، میں اس کی بھی تھوڑی سی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں، کل کا دن ہے، میرے خیال سے جو انٹرویوز ہو گئے ہیں معاون قاضیوں کے، ان کے آرڈرز ایشو ہونے چاہیئں کل، اور دوسرا ٹیکسز کا جو نفاذ ہے، اس کو کسی بھی حوالے سے ملاکنڈ کے عوام تسلیم نہیں کریں گے، اس سے پہلے بھی کسٹم ایکٹ کا جو نفاذ ہوا تھا، جس پر ملاکنڈ ڈویژن کے لوگوں نے ایک تاریخی احتجاج کیا تھا، شٹر ڈاون، پہیہ جام اور ایک لانگ مارچ کیلئے وہ تیار تھے لیکن پھر مرکزی حکومت نے وہ فیصلہ واپس لے لیا تھا، تو میں یہ یقینی نشاندہی کرنا چاہوں گا، اگر ٹیکسز کا نفاذ بحال کیا گیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب محمد رشاد خان: تو پھر وہ احتجاج شروع ہو گا۔۔۔۔

جناب شکیل احمد (مشیر برائے بہبود آبادی): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، شکیل خان! اس کے بعد، سلیم خان! اس کے بعد آپ کریں گے۔ شکیل خان! سب کو موقع دے دیں گے، دو دو منٹ جی۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! ترقیاتی پیکج لازمی ملاکنڈ ڈویژن کو ملنا چاہیئے، ملاکنڈ ڈویژن ہمیشہ قدرتی آفات کا شکار رہا ہے، زلزلہ، سیلاب، ملٹری آپریشنز ہو چکے ہیں، طالبانائزیشن مطلب ہے کہ وہ رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہاں پر جو۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر کریں پلیز، مختصر پلیز۔

جناب محمد رشاد خان: یہاں پر میں اپنی وائنڈاپ کی طرف آرہاہوں، نگران وزیر اعلیٰ کے بارے میں جو بات کی گئی جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکیل صاحب!

مشیر برائے بہبود آبادی: مهربانی سپیکر صاحب! چې ما له مو ټائم راکړو، سپیکر صاحب! نن ډیره زیاته Important ورځ ده، یو داسې تاریخی فیصله ده، پکار ده چې هغه په 1947 کښې شوی وې، کله چې فرنګی سامراج د پښتنو وجود تقسیم کړو، پښتانه ئې په ټوټو کښې تقسیم کړل، چا ته ئې د فاټا نوم ورکړو، چا ته ئې د NWFP نوم ورکړو، څوک ئې د بلوچستان سره شریک کړل او بیا د فاټا قبائلو چې کوم د ظلم، جبر، استحصال په نظام کښې هغوی ژوند کړے دے، د FCR تور قانون لاندې چې هغوی ژوند کړے دے چې هغوی ته د اپیل حق نه وو، هغوی ته د وکیل حق نه وو، د هغوی کوم بنیادی حقوق دی، د هغې نه هم محرومه شوی وو، نو زه ټول پارلیمنټ ته او ټولو سیاسی پارټو ته په دغه یو تاریخی Thirty-first Constitution amendment منظوریدو باندې مبارکباد ورکوم، هغه قبائلو ته مبارکبا د ورکوم چې هغوی د جبر د دې نظام نه آزاد شو۔ جناب سپیکر! دا کوم Thirty-first Constitution amendment چې شوے دے، په هغې کښې د فاټا په حواله باندې ستاسو لږه توجه به غواړم جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی،جی۔

مشیر برائے بہبود آبادی: زمونږ چې کوم Merger شوے دے، هغه سپورټ کوؤ، هغه Appreciate کوؤ، د هغوی شکریه ادا کوؤ او هغوی ته مبارکباد ورکوؤ خو دغه امنډمنټ کښې ملاکنډ دویژن چې هلته ریاست سوات، هلته ریاست دیر، هلته ریاست چترال او ملاکنډ ایجنسی چونکه د PATA حصه وه، کله چې د ریاست پاکستان سره د هغې Merger کیدو، د هغې حصه جوړیده، په هغه وخت کښې څه امنډمنټس شوی وو، څه معاهدې شوی وې، څه Incentives هغوی ته ملاؤ شوی وو، څه مراعات ملاؤ شوی وو، Tax exemption هغوی ته ملاؤ شوے وو، د ملاکنډ پسماندګی اوس هم په هغه حالت باندې ده، بې روزګاری زیاته ده، Poverty زیاته ده، زیات خلق Poverty line نه لاندې ژوند تیروی،

پکار ده چې زمونږه نه هغه مراعات وانغستې شی او په هغې کښې اضافه اوشی او بیا د مذهب په نوم چې طالبانو کومه دهشتګردی کړې ده، فوجی آپریشن چې شوے دے، قدرتی آفات شوی دی، د هغه ځائې ټورازم، د هغه ځائې اکانومی، د هغه ځائې بزنس تباه شوے دے، نو زما ریکویسټ به دا وی، د پراونشنل ګورنمنټ نه هم او د فیډرل ګورنمنټ نه هم چې د PATA، د ملاکنډ ډویژن مراعات د ختمیدو په ځائې په هغې کښې د اضافه اوکړی او کم از کم څنګه چې ډاکټر صاحب خبره اوکړه، عنایت خان خبره اوکړه، تر لسو کالو پورې مونږ ته په هغې کښې Relaxation راکړی، په هغې کښې د Incentives راکړی او آخری خبره زه کوم د ملاکنډ لیویز په حواله باندې، چونکه اوس دا Merger چې اوشو، نوے امنډمنټ چې اوشو، په پچیس ضلعو کښې، په چوبیس ضلعو کښې پولیس تعینات دی، په ملاکنډ ډسټرکټ کښې لیویز دی چې هغه د SAFRON لاندې دی خو هغه Regular policing کوی او په 1860 لیویز کسانو کښې د تیره سو نه زیات چې دی نو هغه Educated دی، Qualified دی، ایم اے دی، ایم ایس سی دی، ایم فل دی، د هغوی مراعات کم دی، د هغوی راشن نشته، د هغوی تنخواګانې نشته نو زما به د صوبائی حکومت نه هم دا مطالبه وی، زما به د مرکزی حکومت نه هم دا مطالبه وی چې یا خو د مرکز د ملاکنډ لیویز له د اسلام آباد پولیس برابر مراعات ورکړی او یا د صوبائی حکومت د صوبې د پولیس برابر ملاکنډ لیویز ته مراعات ورکړی چې د هغوی په هغه محرومو کښې او د هغوی په هغه مشکلاتو کښې کمے راشی۔

جناب سپیکر: جناب مختصر کریں کیونکہ ٹائم شارٹ ہے۔ میں سلیم چترالی صاحب! آپ دومنٹ میں بات کر لیں، آپ دومنٹ میں۔ جی جی، وہ ٹائم ابھی ختم ہے۔

جناب سلیم خان: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی وہ پہلے کرلیں، جی جی۔

جناب سلیم خان: آج کا دن یقیناً ایک تاریخی دن ہے، چونکہ فاٹا کے حوالے سے جو بل قومی اسمبلی اور سینیٹ سے پاس ہو کے اس اسمبلی کے فلور پہ آج ڈسکشن کیلئے ٹیبل ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور آپ سب کو دو دو منٹ دے رہا ہوں۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر! یہ ایک بہت بڑاکارنامہ ہے فاٹاکے لوگوں کے ساتھ، فاٹاکے لوگوں کواس بل کے تحت جو قانونی حیثیت مل رہی ہے، یقیناً ایک بہت تاریخی دن ہے۔ جناب سپیکر! یقیناً فاٹاکے لوگوں میں جو محرومی تھی، وہ آج کے بعد ان شاءاللہ ختم ہو گی اور فاٹا کو صوبے میں ضم کرنے کے حوالے سے ہمارے قائد شہید ذوالفقار علی بھٹو کی بہت پہلے سے ان کی یہ خواہش تھی اور ہماری پارٹی کا بہت اچھاRole رہاہے اس بل کو پاس کرانے میں، میں یقیناً تمام پارٹیز کو اور خصوصاً صوبائی اور مرکزی حکومت کو اور تمام پارٹیوں نے جو اس بل میں اپنااپناحصہ ڈالا، سب کو خراج تحسین پیش کرتاہوں اور فاٹاکے حوالے سے جو بل اس اسمبلی میں ٹیبل ہوا ہے، بالکل اس کو ہم سپورٹ کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! صرف ایک اعتراض جو ہمارا ہے، وہ ملاکنڈ ڈویژن کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ چار لوگ ہیں، سلیم چترالی صاحب! آپ بات کر لیں جی۔

جناب سلیم خان: فاٹاکے حوالے سے اس میں وہOmission of Article 247 جو ہے، اس کے اوپر ہمارااعتراض ہے، چونکہ جناب سپیکر! ملاکنڈ ڈویژن کے عوام کے ساتھ اس آرٹیکل کے خاتمے کے حوالے سے کوئی مشاورت نہیں ہوئی ہے، ان کے ساتھ کوئی مشورہ نہیں کیا گیا، نہ ہمارے ایم این ایز کے ساتھ ہوا ہے، نہ ہمارے ایم پی ایز کے ساتھ ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ چار پانچ لوگ ہیں، یہی باتیں بار بار ہو رہی ہیں، ابھی دیکھ لیں کہ اس میں اس پراسیس کو آگے بڑھانا ہو گا، چترالی صاحب! جعفر شاہ صاحب کی بات کے بعد، محمد علی اور فضل حکیم، جی، دومنٹ پلیز۔

جناب قربان علی خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، دومنٹ پلیز۔

جناب قربان علی خان: جناب سپیکر! مجھے بھی موقع دیں، میں دو تین باتیں کرناچاہتاہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، آپ کو بھی ٹائم دے دیں گے، اوکے، دے دیں گے، اس پہ موقع دیں گے ان شاءاللہ اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

Mr. Jafar Shah: Janab Speaker Sahib! House is not in order-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میری ایک ریزولیوشن ہے۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ پلیز، جلدی ختم کرلیں، دیکھیں جی، آپ کی نمائندگی ہوگئی ہے، سب نے باتیں کی ہیں، یہ سارے ایک ساتھ بات نہیں کرسکتے، پارلیمانی لیڈرز نے بھی بات کی ہے، اگر سارے بات کریں گے تو پھر آج ختم نہیں ہوسکے گا، تو ابھی جعفر شاہ صاحب! دو منٹ میں بات کرلیں جی۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو۔ جناب سپیکر! میں دو منٹ میں ختم کرنا چاہتا ہوں، سب سے پہلے House is not in order.

Mr. Speaker: Order, please.

Mr. Jafar Shah: Janab Speaker Sahib! House is not in order?

Mr. Speaker: Order please.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے میں تمام پختونوں کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دو منٹ، دو دو منٹ دے دوں گا۔

جناب جعفر شاہ: اور فاٹا کے عوام کو، پختونخوا کے عوام کو اور پختون جہاں بھی ہیں دنیا میں، میں سب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کی کاوشیں رنگ لے آئی اور جن لوگوں نے، جن پارٹیز نے، جن منتخب نمائندوں نے اس میں کردار ادا کیا ہے، میں ان سب کو مبارکباد دیتا ہوں اس ایوان کی طرف سے۔ جناب سپیکر! یہ بہت تاریخی دن ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جناب والا! ملاکنڈ کے حوالے سے جو بات ہوئی، ہماری وہاں پر میٹنگ میں جو Agreement ہوئی کہ ہم متفقہ قرارداد سائن کرکے لائیں گے اور ہم آج لائیں گے اور اس میں ہم Bound کریں مرکزی حکومت کو کہ وہ کل تک ہمیں اس قرارداد کا جواب دے جس میں ہم نے تمام چیزیں یہاں پر ڈسکس کیں اور وہ شامل ہیں۔ جناب سپیکر! اس طرح وہ ایک Written آپ کے آفس کی طرف سے ان پر یہ Insist ہو کہ We want this resolution to be replied within one day by tomorrow، یہ میری گزارش ہوگی، اس کے بعد جس طرح کہ بابک صاحب نے بات کی کہ بلوچستان کے پختونوں کی، میں شاہ فرمان خان! اگر میری طرف متوجہ ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اٹک، میانوالی اور مارگلہ سے لے کر Even ہم بنی گالہ کو بھی پختونخوا میں شامل کریں گے ان شاءاللہ، تو یہ بھی ہمارا Aim ہے، جی مشکور ہوں آپ کا۔

جناب سپیکر: جی، قربان خان!

جناب قربان علی خان: مهربانی سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر! میں بھی ایک دومنٹ کیلئے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دومنٹ پلیز، دومنٹ، یہ دومنٹ میں بات کر لیں گے تو پھر۔

جناب قربان علی خان: مهربانی۔ سپیکر صاحب! ډیره مننه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب قربان علی خان: ډیره مهربانی، عزت مند شے، خدائے د د ډیرې لوئې ورځې خاوند کړه، الله مو ایمان نصیب کړه چې ما ته مو ټائم راکړو، ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ صاحبه! ما خو وختی خبره بل ځه کوله خو اوس لږ Self Explanation باندې به هم لږ راځم، ډیره لویه ورځ ده، زه تاسو ته هم مبارکی درکوم چې ستاسو حکومت کښې دا دغه اوشو، د فاټا انضمام اوشو، فاټا والا ته هم مبارکی ورکوم، نتائج، د مولانا صاحب خبره چې وروستوبه ئې پته لگی، هغه بیا نورې خبرې دی، خبرې به زه اوس بل طرف ته کوم ځکه وختی دا خبره ما کوله هم په دې Topic باندې خو ما ته ټائم ملاؤ نشو، هغې کښې بیا نور سیاست راغلو، هغې کښې تور اولگیدلو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ما تاسو ټولو له جی، د ملاکنډ خبرې اوشوې، ټول خبرې نشی کولې کنه جی۔

جناب قربان علی خان: او د ملاکنډ خبرې اوشوې، بس اوس ته پرېږده، ما لږ غوندې، Self explanation کوم، صاحبه! ما ته نیم منټ راکړئ۔ صاحبه! دلته کښې تور اولگیدو مولانا صاحب باندې هم، داسې یو دغه کښې، بیا شاه فرمان صاحب هم په هغې باندې ډیر خفه شو، زه به اوس یو خپله خبره کوم ځکه چې ما نه کوله، دا خو زمونږه ډیر مشر د کے پی کے جناب پرویز خټک صاحب هم دا خبره اوکړه، زه اوس Self explanation ته راغلم نو زه به دا خبره کوم، شاه فرمان صاحب وئیل بغیر د ثبوته، نو اخلاقیات خو دا دی چې ما ته به ئې هم وئیلی وو، تاسو خو په مینار پاکستان کښې وئیل چې، *اس کو پیسے گنتے ہوئے میں نے دیکھا ہے*۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قربان خان! جو ایجنڈا ہے، Kindly اس پر بات کریں، ایجنڈے پر آجائیں۔

جناب قربان علی خان: او نو خبره دا سې ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایجنڈے پر آجائیں۔

جناب قربان علی خان: ایجنډا باندې، زه راتلم خو صاحب اووئیل چې سینیټ کښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ایجنڈے پر بات کریں جی، ایجنڈے سے آگے نہیں۔

جناب قربان علی خان: خو که تاسو سره، که تاسو سره قرآن وی چې د رپاځم او د غلته وربانديې لاس کیږدئ او یا نران شئ، زما ویډیو اوخایئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایجنڈے پر بات کریں آگے نہیں، آپ اس طرح نہیں۔۔۔۔

جناب قربان علی خان: سلام، اسلام علیکم۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی محمد علی!

(شور)

جناب سپیکر: ایک منٹ، محمد علی!

(شور)

جناب سپیکر: جی محمد علی، محمد علی!

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب! نن چې کوم احتجاج د اسمبلئ نه بهر شوے وو او د ټولې صوبې نه کسان راغلی دی او په هغې باندې پولیس ایکشن کړے وو، آنسو ګیس ئې پرې استعمال کړے وو، لاټهی چارج ئې وربانديې اوکړو او چې کوم ئې وهلی دی، د هغې د معلومات اوکړے شی او۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی جی، اس کے بعد کر لیں گے، اس کے بعد۔

جناب محمد علی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس اہم مسئلے پر بات کرنے کا موقع دیا، آج اس خوشی کے دن کے موقع پر ہمارے صوبے سے جو Elected

لوگ ہیں خاصکر مشتاق احمد خان صاحب، شیر اکبر خان صاحب، بہرہ مند صاحب، مہرتاج روغانی صاحبہ، شوہ جی، گل صاحب، سلیم صافی صاحب اور شہاب صاحب، وہ بھی یہاں پر تشریف فرماہیں، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتاہوں اور اس پورے ایوان کی طرف سے فاٹا کا جو یوتھ جرگہ یہاں پر بیٹھا ہوا ہے، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتاہوں اور ہماری اپنے رب سے یہ امید بھی ہے کہ ان شاءاللہ کل تک جو ہم نے نام سنا تھا کہ فاٹااور وہاں پرFCR ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ امید ہے کہ کل تک اسی FCR کا نماز جنازہ ہم یہاں پر پڑھیں گے اور اس مرحوم کو یہاں پر ان شاء اللہ ہمیشہ کیلئے دفن کریں گے، اس کے بعد ان شاء اللہ فاٹا ترقی کی طرف، خوشحالی کی طرف رواں دواں ہوگا اور اس میں الحمدللہ مختلف پارٹیوں نے اپنی کوشش بھی کی ہوگی۔ میں جناب مشتاق احمد خان صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتاہوں کہ فاٹا کے اس ایشو پر لانگ مارچ انہوں نے کیا، سراج صاحب نے اس کے اوپر ایکشن لیا قومی اسمبلی میں، سینیٹ میں اور اس پورے یوتھ جرگے کے شانہ بشانہ یہ لوگ کھڑے ہوئے، میں اس میں شاہجہان آفریدی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتاہوں کہ وہ بھی شانہ بشانہ یوتھ کے ساتھ یہاں پر کھڑے تھے۔ جناب سپیکر! میں یہاں پر فاٹا کے لوگوں کو یہ بتاناچاہتا ہوں کہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہ لیں کہ آج یہاں پر فاٹا کے Merger کی بات ہے اور ملاکنڈ ڈویژن کے ایم پی ایز اپنے وہ سارے روناد ھوناوہ لے کر آئے ہیں اور ہمارے یہاں پر فاٹا کو جو 70 سالہ جو ایشو ہے، اس کو دفن کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، میں فاٹا کے لوگوں کو یہ بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز پلیز، آپ۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر! دو منٹ جی، میں فاٹا کے لوگوں کو یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مفتی فضل غفور! بات کرلیں گے۔

جناب محمد علی: میں، دو منٹ جی، دو منٹ۔ میں فاٹا کے لوگوں کو یہ یقین دلاناچاہتاہوں کہ ہم سب فاٹا کے Merger کے حق میں ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محموداحمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی مفتی فضل غفور صاحب!

جناب فضل حکیم: جناب سپیکر! مجھے بھی دو منٹ کیلئے بات کرنی ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی مفتی فضل غفور صاحب! اس کے بعد آپ، فضل حکیم صاحب! اس کے بعد، بس دو منٹ، پھر اس کے بعد آگے چلتے ہیں، جی مفتی فضل غفور!

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ۔ جناب سپیکر!

جناب محمد علی: ان سب باتوں کے علاوہ میں ملاکنڈ لیویز کی بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو عنایت صاحب نے بات کی ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: بس بات ہو گئی نا، جی آپ کی بات ہو گئی ہے، آپ پلیز، آپ حوصلہ رکھیں، حوصلہ رکھیں۔

(شور)

جناب محمد علی: آپ فاٹا کے لوگوں کو پشاور، نوشہرہ، صوابی، چارسدہ کے برابر کریں، لوگوں کو روزگار دیں، وہاں کے لوگ بے روزگار ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، مفتی فضل غفور صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ۔ جناب سپیکر! محمد علی صاحب! اوشوہ کنہ۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بات ہو گئی ہے نا؟

جناب محمد علی: فاٹا کے لوگ، فاٹا کے لوگوں کے ساتھ ہماری کوئی دشمنی نہیں ہے، فاٹا کو ضرور تمام پیکجز اور اضافی فنڈز دیں لیکن PATA کو بھی اس تناسب سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمد علی صاحب! اس کیلئے ایک متفقہ قرارداد پاس کر رہے ہیں، آپ پلیز، بیٹھ جائیں، پلیز، بیٹھ جائیں، مہربانی ہو گی۔ جی مفتی فضل غفور صاحب! مفتی فضل غفور صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: محمد علی!

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب! میں کسی اور کو۔۔۔۔۔

مولانامفتی فضل غفور: شکریہ۔ جناب سپیکر! د فاٹا د Merger سره۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں پلیز، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں نا؟ جی آپ بیٹھ جائیں۔ جی جی۔

مولانامفتی فضل غفور: شکریہ، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ لوگوں کی، ایک منٹ، آپ لوگوں کی نمائندگی ہوگئی ہے، سب نے باتیں کی ہیں، ایک متفقہ قرارداد پاس ہو جائے گی جو سب کی نمائندگی کرے گی تو مہربانی کریں ہر ایک بات کرنا چاہے تو ٹائم بھی ہے اور ہم نے آگے بھی جانا ہے، اس بل کو بھی ہم نے ابھی پاس کرنا ہے اور ریزولیوشن بھی ہے تو Kindly آپ کی تقریر اپنی جگہ، آپ اپنے لوگوں کو بھی بتائیں گے لیکن جب قرارداد پاس ہو جائے گی تو یہ آپ سب کی نمائندگی ہو جائے گی۔ جی مفتی فضل غفور صاحب! دو منٹ۔

مولانامفتی فضل غفور: شکریه، جناب سپیکر صاحب! زه د ملاکنډ ډویژن په حواله باندې د Provincially Administered Tribal Areas په حواله باندې دا خبره په فلور باندې کول غواړم چې کوم وخت نه زمونږ ریاست سوات، ریاست دیر، ریاست چترال د پاکستان سره Merge کیدو، په هغه وخت کښې چې کومې معاهدې شوی وې یا یاداشت شوی وو جناب سپیکر صاحب! کوم سهولتونه، کوم مراعات چې زمونږ خلقو ته ورکړے شوی وو، په یک جنبش قلم نن هغه د دې ځائې نه ختمیږی، مونږه د دې بهرپور مزاحمت کوؤ او زه د ملاکنډ ډویژن ټول ایم پی ایز صاحبانو ته دا گزارش کوم چې دوئ، عنایت الله صاحب د دس سال خبره اوکړه، ولې تاسو د دس سال د پاره قید لګوئ او شرط لګوئ، تر اوسه پورې چې دا کوم Status زمونږه وو، په هغه خپل حال باندې د بر قرار پاتې شی، ملاکنډ ډویژن د Zero percent هم نه چیړلې کیږی او که فرض کړه هغه اوچیړلې شو او Written form کښې مونږ ته د دې ځائې نه څه ایشورنس ملاؤ نشو نو ان شاء الله زه د ملاکنډ ډویژن ټولو عوامو ته وایم چې دغه خپل ایم پی ایز، کوم چې نن دلته Yes کوی په دې بل باندې، د هغوی د کورونو مخې ته به دهرنه ورکوئ او هغوی به د دې بل ذمه دار وی۔ جناب سپیکر! زه دویمه خبره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فضل حکیم!

مولانا مفتی فضل غفور: دویمه خبره ستاسو په نوټس کښې راولم، جناب سپیکر! زه۔۔۔۔۔

جناب فضل حکیم: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

(شور)

جناب فضل حکیم: هلکه بس کړه، بس کړه کښېنه۔۔۔۔۔

(شور)

جناب فضل حکیم: جناب سپیکر صاحب! ډیره شکریه، ډیره مننه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی فضل حکیم! فضل حکیم!

جناب فضل حکیم: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! ډیره شکریه۔۔۔۔۔

(شور)

جناب فضل حکیم: ته لږ کیښنه۔۔۔۔۔

(شور)

جناب فضل حکیم: جناب سپیکر! ډیره شکریه، ډیره مننه، زه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پرویز خٹک صاحب! جناب چیف منسٹر صاحب!

جناب فضل حکیم: دوه منټه جی، دوه منټه، ډیر انتظار مو اوکړو۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): میں صرف وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر صبح ہم اسمبلی آرہے تھے اور ہم سب آرہے تھے تو یہ میں پوچھتا ہوں کہ روڈز کس نے بند کئے تھے؟ یہ لوگ جو بھی تھے، کسی قانون میں آپ پڑھیں، اگر آپ پڑھے لکھے ہیں، اگر آپ آئین کو سمجھتے ہیں تو۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: آپ لوگوں نے اسلام آباد میں 126 دن دھرنا دیا تھا۔۔۔۔۔

جناب وزیر اعلیٰ: آپ سن لو نا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، جی پلیز بیٹھ جائیں۔

جناب وزیر اعلیٰ: آپ سنیں، بس آپ سنیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب وزیر اعلیٰ: کیا آپ، تمیز بھی نہیں ہے کہ وہاں پر اگر ہم بیٹھے تھے تو وہاں پر کوئی ٹریفک جام نہیں تھا وہ کون تھا، ایک چوک تھا، کوئی ٹریفک بند نہیں کیا گیا تھا۔۔۔۔

(شور)

جناب وزیر اعلیٰ: دیکھیں، میری بات سنیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، دیکھیں۔ میری بات سنیں۔ خبره واؤرئ کنه یار، بات یہ ہے کہ، آرڈر پلیز۔

جناب وزیر اعلیٰ: بات یہ ہے کہ اس وقت آپ لوگ مانیں یا نہ مانیں، میری پولیس Independent ہے، میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں نے نہ کوئی آرڈر دیا، نہ میں نے پولیس کو کہا کہ ان پہ لاٹھی چارج کرو، پولیس کے پاس قانون ہے، اگر پولیس نے غیر قانونی کام کیا ہے تو میں وعدہ کرتا ہوں، میں ان کے خلاف ایکشن لوں گا، اگر انہوں نے قانون کے مطابق کام کیا تو میں ان کو شاباش دیتا ہوں کہ آپ نے اچھا کام کیا ہے کیونکہ ہمارا قانون، آپ قانون پڑھ لیں، وہاں پر لکھا ہوا ہے کہ جو سرکاری روڈ ہے، اس کو کوئی نہیں بند کر سکتا، چاہے اس میں قتل عام کیوں نہ ہو جائے، یہ آپ قانون پڑھ لیں، یہ پولیس قانون کے مطابق کام کر رہی ہے، تو اگر کوئی پولیس نے غیر قانونی کام کیا، میں ان کو جرمانہ کروں گا لیکن اگر انہوں نے قانونی کام کیا ہے، یہ ان کا حق ہے کہ وہ کریں، وہ Independent پولیس ہے اور مجھے فخر ہے کہ میری پولیس Independent ہے۔

جناب سپیکر: فضل حکیم!

جناب فضل حکیم: ډیره مننه۔ جناب سپیکر صاحب! د ټائم راکولو شکریه۔ زمونږ ایم این ایز، ایم پی ایز، سینیټران، د فاټا ناست دی نوجوانان ناست دی، زه د زړه د کومی نه هغوی ته مبارکباد ورکوم او د خوشحالئ خبره ده چې الله پاک رحم اوکړو او د یو کالا قانون نه، دا یو داسې قانون وو چې د هیچا قانون نه وو، ټائم لږ دے، دوه درې منټه دی، په تفصیل کښې نه ځم، په هغوی الله پاک رحم اوکړو، زه ویلکم کوم او ان شاء الله دا د پاکستان د خوشحالئ ورځ ده۔ زه د

دې سره یو بل افسوس کوم چې زما مشر، زما وزیر اعلیٰ، د دې ټیم کپتان، د دې صوبې مشر، هغه زمونږ د ملاکنډ ډویژن یو سسټم پکښې، هغه چې کومه PATA ده، هغه پکښې راغله، مونږ ترینه نه یو خبر، یو ایم پی اے ترینه نه دے خبر، زمونږه مشر ترینه نه دے خبر، نه پوهیږم چې دا ولې راغلو؟ هغه تفصیل ته زه راځم، بله زمونږه دا شوه، د ملاکنډ خلقو دومره قربانئ کړی دی چې زه د رته نن هم وایم چې زما ماشومانان نن په کور کښې یتیمانان ناست دی، نن زما خویندې کونډې ناستې دی، نن زمونږ د میندو اوښکې لا اوچې شوی نه دی، د پاکستان د پاره کومه قربانی ئې چې کړې ده، ما ته نور ریلیف نشی راکولې نو زه دا ریکویسټ کوم چې پکار دا ده چې خپل مشر ته، زما مشر ناست دے چې زما نه د دا ریلیف نه اخلی، او ما ته د په دې ریلیف کښې نور زیاتې اوکړی۔ زه دا خبره کوم، یقین اوکړئ، دومره بې روزګاری ده، زمونږ په سوات کښې چې د یو چوکیدار پوسټ خالی شی نو دوه درې سوه کسانو ورته درخواست ورکړے وی،د دې د وجې نه د پنجاب خلق راغلی دی، ځان له ئې انډسټری کهلاؤ کړی دی، په سوؤنو خلق هغلته کار کوی، که ټیکس راغلو، که دا راغلو، یقین اوکړه هغه خلق به تلی وی، دومره بې روزګاری به سیوا شوی وی، زه ریکویسټ کوم خپل مشر ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریه، شاه محمد وزیر! نمبر په نمبر راځو کنه جی، لږه حوصله اوکړه، فخر اعظم، شاه محمد!

جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ، ماس ٹرانزٹ): بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه۔ جناب سپیکر! چونکه نن ډیره تاریخی ورځ ده او زما تعلق هم د فاټا سره دے نو په دې وجه باندې ما تاسو نه ټائم اوغوښتو او زه نن ټولو پارټیانو ته، کومې پارټیئ چې په هاؤس کښې دی، هغوی ته اپیل کوم چې دا یوه تاریخی ورځ ده او زمونږ د مستقبل د فیصلې ورځ ده او څوک چې د دې ایکټ مخالفت کوی، هغوی ته اپیل کوم چې زمونږ په فاټا باندې د سیاست نه کوی، توجه غواړم جناب سپیکر! زمونږ په فاټا باندې د دومره سیاست نه کوی، ولې چې دا د فاټا د عوامو مطالبه ده۔ زما په دې هاؤس کښې، زما د فاټا ایم این ایز، سینیټرز او عوام ئې راغلی دی، نو د هغوی دا امید دے چې نن به د صوبائی اسمبلئ نه مونږ

د یوې خوشخبرئ سره ځو او د یوې کامیابئ سره ځو ولې چې د غه خلقو ته هغه پته نشته چې په فاټا کښې کوم ظلم او جبر کیږي، په FCR کښې چې کوم د ټرائبل ذمه واري ده او کوم د Territorial ذمه واري ده نو هغې نه دا خلق نه دي خبر، دوئ خپل سیاسي سکورنګ کوي، زه اپیل کوم چې په دې باندې سیاسي سکورنګ مه کوئ، زما د فاټا د مستقبل خبره ده ولې چې زما په یوتهـ کښې نن مایوسي ده، هلته زما میندې ژاړي، زما کورونه ړنګ دي، نو زه آزادي غواړم او د پاکستان سره الحاق غواړم، زه بله صوبه نه غواړم، د فاټا عوام Merger غواړي، ځنې خلق په مونږ باندې سیاست کوي، زه هغوی ته اپیل کوم چې-----

جناب سپیکر: مہربانی۔ آپ تھوڑا گزارہ کریں، اچھا جی، ایک دو ریزولیوشنز ہیں، پاس کرتے ہیں، ایک دو ریزولیوشنز پاس کرتے ہیں، اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں، ایک دو اہم ریزولیوشنز ہیں۔ جی ڈاکٹر حیدر صاحب! ایک ریزولیوشن پاس کریں گے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Dr. Haidar Ali {Parliamentary Secretary (Anti Corruption Establishment and Provincial Inspection Team)}: Thank you. Mr. Speaker, I request to relax rule 124 under rule 240.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relax under rule 240 to allow the honourable Members, to move their resolutions? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Please.

قراردادیں

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی وصوبائی معائنہ ٹیم): تھینک یو۔ جناب سپیکر! یہ قرارداد تمام پارلیمانی لیڈران کی طرف سے اور خصوصاً PATA کے منتخب اراکین کی طرف سے، ان تمام کے دستخط ہیں، ان کے Behalf پر میں پیش کر رہا ہوں۔ قرارداد کچھ یوں ہے-----

(عصر کی اذان)

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی وصوبائی معائنہ ٹیم:</u> اس قرارداد پر سردار حسین بابک صاحب کے، عنایت اللہ خان صاحب کے، ثناءاللہ صاحب کے، ڈاکٹر حیدر علی صاحب کے، محمد علی شاہ صاحب کے، شاہ فرمان صاحب کے، سکندر شیر پاؤ صاحب کے دستخط ہیں۔اس کے علاوہ صحیح نہیں پڑھا جاتا لیکن باقی تمام محمد علی صاحب کی طرف سے تمام کے دستخط ہیں سوائے جے یو آئی کی جو لیڈر شپ ہے،ان کے علاوہ باقی تمام ہیں، یہ قرارداد کچھ یوں ہے:

سرتاج عزیز کمیشن FATA کے مسائل کے حل کیلئے بنا تھا،اس کے مینڈیٹ میں PATA شامل نہیں تھا،ان کی رپورٹ میں PATA (ملاکنڈ ڈویژن) کے عوام،ان کے منتخب ممبران کے ساتھ کسی قسم کی مشاورت نہیں کی گئی۔ہم FATA کے انضمام کی بھرپور حمایت کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ قرارداد پیش کرتے ہیں کہ PATA کی خصوصی حیثیت کو ختم کرنے کے حوالے سے وہاں کے عوام کے ساتھ مشاورت نہیں ہوئی، نمبر ایک۔ نمبر دو یہ PATA (ملاکنڈ ڈویژن) کے لوگوں کو 1947ء میں پاکستان کے ساتھ الحاق کے وقت خصوصی مراعات دی گئی تھیں جو کہ پچیسویں آئینی ترمیم کے نتیجے میں ان کی مشاورت کے بغیر ختم کی گئی ہیں۔ نمبر تین یہ کہ PATA (ملاکنڈ ڈویژن) کے عوام کے مطالبے اور تحریک پر وہاں شریعت نظام عدل ریگولیشن نافذ کیا گیا تھا، موجودہ ترمیم میں آئین کی دفعہ 247 کے خاتمے سے وہ خصوصی ریگولیشن ختم ہو جائے گی۔ ہم FATA کو خیبر پختونخوا میں ضم کرنے کے فیصلے کی مکمل تائید کرتے ہیں لیکن ہمارا مطالبہ ہے کہ:

(1) PATA کو پانچ کے بجائے دس سال تک ٹیکسوں سے چھوٹ دی جائے اور اس کے بعد بھی اس کو جاری رکھنے کیلئے راستہ کھلا رکھا جائے۔

(2) یہ کہ شریعت نظام عدل ریگولیشن کو نہ چھیڑا جائے، اس سے وہاں شدید اضطراب پیدا ہوگا اور ایک مرتبہ پھر ملاکنڈ ڈویژن کے اندر شدید بدامنی کا خطرہ ہے، شریعت نظام عدل ریگولیشن کو آرڈیننس اور ایکٹ کی صورت میں نافذ کیا جائے۔

(3) یہ کہ FATA کی طرح PATA (ملاکنڈ ڈویژن) کو بھی پسماندگی کے خاتمے کیلئے سو ارب روپے سالانہ پیکج دیا جائے کیونکہ FATA کی طرح PATA بھی شدید بدامنی اور Militancy

کا شکار رہا ہے، اسلئے دونوں کو ایک طرح سے Treat کیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ بجلی پر جو کہ وہاں کی اپنی پیداوار ہے، سبسڈی دی جائے تاکہ وہاں پر فری اکنامک زونز کے قیام کیلئے راستہ ہموار کیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے۔ جناب سپیکر! یہاں پر تمام جتنے مرد حضرات بیٹھے ہیں، آپ نے ایم پی اے سمجھ کے ان کو مبارکباد کا موقع تو دے دیا کہ وہ مبارکباد دے دیں لیکن فاٹا میں عورتیں بھی ہوتی ہیں، وہاں پر کم از کم ایک عورت کو بھی آپ اپنی پارٹی سے موقع دے دیتے یا مجھے دے دیتے بہر حال On behalf of تمام خواتین، فاٹا کے انضمام کیلئے فاٹا قبائل کو مبارکباد بھی پیش کرتی ہوں اور یہ بھی سمجھتی ہوں کہ جو نکات محمد علی شاہ باچا نے، بابک صاحب نے اور ہمارے جو سینیئر منسٹر صاحب نے تمام ایم پی ایز نے جو Belong کرتے ہیں PATA سے، ان کی پر زور حمایت کرتی ہوں، یہ میری ریزولیوشن ہے جناب سپیکر! جس پر میں نے آپ سے ڈسکس کیا تھا کہ یہ میری اور محمد علی شاہ صاحب کی جوائنٹ ریزولیوشن ہے اور یہ ہے Under Article 144 of the Constitution۔

This House resolves that the [Majlis-e-Shoora (Parliament)], may legislate on the protection of rights of Transgenders on behalf of Province of Khyber Pakhtunkhwa in terms of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

جناب سپیکر! اس کے بارے میں یہ بتادوں کہ اس میں چونکہ تمام پارٹیوں نے اس کو نیشنل اسمبلی میں Unanimously پاس کیا ہے اور اس کو سینیٹ نے بھی Unanimously پاس کیا ہے تو یہ کریڈٹ جاتا ہے اور یہ تمام پاکستان میں Implement ہو گا، یہ کریڈٹ جاتا ہے کے پی کے اسمبلی کے Legislators کو اگر یہ پاس ہو جاتا ہے تو یہاں سے یہ ریزولیوشن تمام Transgenders جو ہیں، وہ بھی انسانوں کی طرح جن کو اللہ نے مخلوق بنایا ہے، وہ بھی قومی دھارے میں شامل ہو جائیں گے اور ان کے

Rights میں جو قانون بنایا ہے، نیشنل اسمبلی نے جو قانون پاس کیا ہے، سینیٹ نے، اس میں یہ اسمبلی پہل کر رہی ہے اور اس اسمبلی سے، میں آپ سے ریکویسٹ کروں گی کہ آپ پاس کر دیں اس کو، پلیز میں نے پیش کر دی ہے۔

Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ji Chief Minister Sahib.

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر! آج ایک اچھا دن بھی ہے اور بہت گرم دن بھی ہے اسمبلی میں، آخری دنوں میں اچھی باتیں بھی ہوتی ہیں اور گرما گرمی بھی ہوتی ہے اور یہی اسی اسمبلی کا رواج رہا ہے۔ میں آج فاٹا کے لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ایک بہت بڑا اور اہم فیصلہ ہونے جارہا ہے، وفاقی حکومت نے اور ساری پارٹیوں نے بشمول تقریباً ہر پارٹی نے، صرف ایک دو پارٹیوں نے سپورٹ نہیں کیا اور ان سب کو مبارک دیتا ہوں جنہوں نے یہ بل پاس کیا، ساری پارٹیز کو اور میں فاٹا کے لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں کیونکہ یہ معمولی بات نہیں تھی جو ان کے ساتھ ہوا، یہ 100 سالوں میں یا جب سے یہ قانون سازی ہوئی ہے، FCR میں کیا ہوا؟ ان کی اگر کہانی آپ سنیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ میرے خیال میں ایک جابر حکومت بھی، ایک ظالم حکومت بھی اتنا ظلم نہیں کرتی جتنا FCR کے نیچے ان کے ساتھ ہوتا رہا، ہمیں خوشی ہے کہ آج یہ فیصلہ کن مرحلہ آگیا، یہاں پر مسئلہ تب پیدا ہوا جب میرے ساتھ کئی میٹنگز، دو تین میٹنگز ہوئیں فاٹا پر، فاٹا کمیٹی کا میں ممبر ہوں، اس میں آرمی چیف، پرائم منسٹر، سرتاج عزیز اور باقی منسٹرز بھی ہوتے ہیں، ایک دفعہ، آج سے کوئی میرے خیال میں اس سال پہلے فیصلہ ہوا اور Unanimous فیصلہ ہوا کہ اس کو Merge کیا جائے گا اور Announce کیا جائے گا لیکن اس کو Dodge کیا گیا، پھر کوئی چار مہینے پہلے پھر وہی فیصلہ ہوا کہ FATA merge ہوگا اور پرائم منسٹر باہر جاکے پریس کانفرنس میں Announce کریں گے، وہ بھی نہیں ہوا، یہ Last جو میٹنگ ہوئی تو جتنی Fight میں نے ادھر کی آپ سوچ بھی نہیں سکتے، اس سے پہلے میں نے یہ بات کی تھی کہ Now & Never کہ ابھی یا پھر کبھی نہیں لیکن جب یہ کوئی دس پندرہ دن پہلے میٹنگ آئی تو میں نے کہا کہ Now & Never کی بات ختم ہوئی، اب Never کی بات ہے

کہ یہ جس طرف آپ لے کے جا رہے ہیں، یہ اس ملک کیلئے خطرہ ہے اور جو وہاں ہونے جا رہا ہے جس کا ریزلٹ آئے گا تو کون ذمہ دار ہو گا؟ اس دن میں نے یہی بات کی کہ اگر آج آپ فیصلہ نہیں کریں گے، وہاں پر جب میٹنگ تھی، وہاں ایجنڈا کچھ اور تھا، ایجنڈا یہی تھا کہ گورنر کے پاس اختیارات ہوں گے اور ایم این ایز وغیرہ وہی جو پرانا ان کا ایجنڈا ہے کہ فنڈز آئیں گے، صوبہ شیئر بھی دے گا، استعمال وہ کریں گے اور ایم پی ایز کا کوئی حساب کتاب نہیں، الیکشن کی بھی کوئی بات نہیں، ادھر جب ہم نے Stand لیا تو اس وقت میں Openly کہتا تھا کہ آرمی چیف نے مجھے آواز دی کہ خٹک صاحب! آج جائیں گے نہیں، یہ کر کے یہاں سے جائیں گے تو وہاں پر یہ ایجنڈے کو سائیڈ پر رکھا گیا اور ہم نے اپنی بات شروع کی کہ ہمیں الیکشن چاہیئے فاٹا میں، فاٹا کو Merge ہونا ہے اور یہ فیصلہ ہوا، تین فیصلے وہاں پر ہوئے، ایک یہ کہ لوکل گورنمنٹ الیکشن ہو گا اسی سال، اگلے ایک سال کے اندر صوبائی الیکشن ہو گا اور جو ممبر زا گر، حالانکہ قانون یہ اجازت نہیں دیتا کہ رواں اسمبلی میں نئے بیس بائیس ممبرز آ جائیں، یہ کہیں قانون میں نہیں ہے اور میرے خیال میں الیکشن کمیشن یہ مانے گا بھی نہیں کہ وہ اسمبلی میں اگر آئے بھی تو وہ No confidence vote نہیں کریں گے Sitting government کے خلاف، کیونکہ اگر ایک حکومت بیٹھی ہے، اس کے پاس دس بارہ کی میجارٹی ہے اور وہاں سے بائیس لوگ آ گئے تو میرے خیال میں گھنٹے کے اندر وہ حکومت Topple ہو کے بیٹھ جائے گی، تو یہ سارے فیصلے اس دن ہوئے، پھر اس کیلئے یہ قانون سازی شروع ہوئی، مجھے کبھی کبھی بڑا افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے اپنے تو اپنے ہیں، افغانستان جیسے لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں، بھائی ان کا کیا کام ہے ہمارے ملک میں؟ وہ جانے اپنا کام جانے، ہمارے ملک میں کیوں مداخلت کرتے ہیں؟ اچکزئی صاحب بلوچستان میں بیٹھے ہیں، مخالفت کرتے ہیں، وہ جانے اپنا کام جانے، اگر یہاں پر مولانا صاحب کرتے ہیں تو یہ اس صوبے کے ہیں، ان کو حق پہنچتا ہے، بات کر سکتا ہیں، جائز بات ہے تو وہ سنی بھی جائے گی، ہم یہ بات کرتے ہیں کہ ایک جو وہاں پر، دیکھیں، مولانا صاحب، جمعیت کا اگر اعتراض ہے، ان کے کچھ اور اعتراضات ہیں، ان کی اپنی ایک سوچ ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ راستہ ایک ہی ہے، یہ فاٹا اس صوبے میں Merge ہو جائے کیونکہ ہم اس صوبے کے لوگ ہیں، آپ کیا یہ نہیں سمجھتے کہ اس صوبے میں حالات، یہاں کا قانون ٹھیک نہیں ہے، میں مولانا صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اس صوبے میں رہتے ہیں، ٹھیک ٹھاک

قانون ہے، اچھی بھلی زندگی ہے، کوئی مشکلات نہیں ہیں اور سب اکٹھے چل رہے ہیں تو آپ لوگ کیوں ان کو اس زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتے؟ مجھے اگر کوئی مشکلات ہوتیں تو سب سے پہلے آپ اور میں کھڑے ہوتے کہ یہ جو صوبے میں قانون ہے یا ظلم ہے یا زیادتی ہے، ہم کھڑے ہوکے ان سے جواب مانگتے لیکن ایسی کوئی چیز نہیں ہے، تو میں جمعیت والوں کو اور اپنے مولانا صاحب کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ تھوڑا سوچیں اس پر، کیونکہ یہ سب کے مستقبل اور زندگی کا سوال ہے، پھر دوسری بات شروع ہوئی کہ PATA والی بات، جتنی میری میٹنگز ہوئیں، کہیں پر بھی PATA کی ڈسکشن نہیں ہوئی، یہ تو میں اس دن حیران ہو گیا کہ جب وہاں سے یہ بل آیا اسمبلی میں، پھر پتہ چلا کہ انہوں نے یہ ایکسٹرا چیز ڈال دی کہ PATA بھی Merge ہو جائے گا اور ٹیکسیشن اور یہ سارا سسٹم وہ آجائے گا، اسی دن سے ہم نے پریشر ڈالا ہے وفاقی حکومت پر سب کے پیچھے کہ یہ نہیں ہو سکتا، جب تک یہ جو PATA کا پرانا سسٹم چل رہا ہے، اس کو Abruptly بغیر مشورے کے چینج کیا گیا، جیسے ہمارا آئین کہتا ہے کہ جب یہ کوئی چیز چینج ہونی ہے تو مشورہ ہونا چاہیئے، مشورے کے بغیر نہیں ہو سکتا، تو ہم نے پھر میٹنگز کیں اور سب پارٹیز سے بھی بات کی کہ اس کیلئے راستہ ڈھونڈنا ہے، پھر اس کیلئے وفاق سے بات ہوئی اور وہ راضی ہو گئے کہ پانچ سال ٹیکس نہیں لگے گا اور Extendible ہو گا تو یہ تو میں گارنٹی دیتا ہوں کہ کسی حکومت کی یہ ہمت نہیں ہو سکتی کہ یہ ٹیکسز لگا دے، ایک دفعہ یہ Extension کی بات ہو جائے، کوئی نہیں کر سکتا (تالیاں) کوئی پروپیگنڈا کر سکتا ہے، مخالفین ہمارے خلاف بات کر سکتے ہیں، ملاکنڈ کے لوگوں کو ورغلایا جا سکتا ہے، ان کو غلط انفارمیشن دی جائے گی لیکن جب پانچ سال یا دس سال، فرق کوئی نہیں ہے کہ پانچ سال اگر یہ ٹیکس نہیں لگے گا اور Extendable ہو گا، اگر یہ لفظ Extendable نہیں آئے گا تو اس کا مطلب ہے کہ یہ Fix پانچ سال میں ختم ہو جائے گا لیکن انہوں نے یہ Commit کیا کہ اس کو ہم فنانس بل میں یا جہاں بھی جانا ہے، وہاں پر پانچ سال کیلئے اور پھر Extendable ہو گا، تو میرا خیال ہے کہ کونسی اتنی طاقتور حکومت ہو گی کہ وہ آکر یہ ٹیکس لگائے گی؟ تو میرا خیال نہیں ہے ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ دس سال تک ہو، پانچ سال کی Extendable وہ Agree کر چکے اور مجھے یقین ہے کہ کوئی اس میں مسئلہ پیدا نہیں ہو گا، باقی آپ سب کی مرضی ہے کہ آپ جیسے سمجھتے ہیں، ہم تو اس کو سپورٹ کرتے ہیں، ہم PATA کے لوگوں

کے ساتھ ہیں، ہم کبھی بھی ان کے اوپر ٹیکس نہیں لگانا چاہتے، نہ لگنے دیں گے کیونکہ ہماری پارٹی یا باقی جتنی بھی پارٹیاں ہیں، سب ملاکنڈ کے ساتھ کھڑی ہیں، جو بھی حکومت آئے گی، اس کی یہ ہمت نہیں ہو سکتی کہ وہ ملاکنڈ پر ٹیکس لگائے، جب تک ملاکنڈ کے لوگ نہیں مانیں گے۔ دوسرا یہ جو نظام عدل کا ہے، اس پر کوئی نقصان نہیں ہوگا، یہ اختیارات صوبے کے پاس ہیں، اگر آج اسمبلی Prorogue ہو جاتی ہے اور میں کل ہی اس کیلئے آرڈیننس پاس کر دوں گا، آرڈیننس سائن کر دوں گا، تو یہ جو نظام عدل کا Chapter ہے، اس کو کوئی Damage نہیں کر سکتا، مجھے امید ہے کہ آج اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو یہ نظام عدل والا آرڈیننس، میں کل Already دفتر میں کہہ چکا ہوں کہ اس کی تیاری کر لیں اور میرے دستخط کیلئے آئے گا تو میں کر دوں گا، باقی میرے خیال میں جتنا اس پر لے دے ہوئی، جتنی باتیں ہوئیں وہ ہر حد تک لوگ گئے ہیں اور فاٹا کے Merger کیلئے تو میں سب کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آج ایسا دن ہے کہ اس کو ہمیں آگے لے جانا چاہیئے تاکہ ان لوگوں کو آزادی ملے، ان کی زندگی میں بہتری آئے، اگر ہماری زندگی خراب ہے تو پھر ان کی بھی خراب ہوگی لیکن فاٹا کے لوگ تو یہاں بستے ہیں، یہاں تعلیم حاصل کرتے ہیں، یہاں کاروبار کرتے ہیں، ان کو اس نظام سے کوئی اختلاف نہیں تو کسی کو اس نظام سے اختلاف نہیں ہونا چاہیئے، تو میں ریکویسٹ ہاؤس سے بھی کروں گا، اگر ہم اس بل کو پاس کر دیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ پانچ سال بہت ہیں اور میں پھر دوبارہ دہراتا ہوں کہ کوئی حکومت یہ ہمت نہیں کر سکتی کہ وہ ملاکنڈ پر ٹیکس لگائے کیونکہ یہ Fixed نہیں ہے، Extendable ہے اس پر، انہوں نے اس میں Extendable لکھا ہے، مطلب ہے کہ جیسے ہم معاہدہ کرتے ہیں، دس سال کا معاہدہ کرتے ہیں اور پھر اس میں لکھیں کہ آگے یہ معاہدہ بھی چلے گا دونوں فریقین کی مرضی سے، تو یہ ان شاء اللہ Extendable ہوگا، ملاکنڈ کے دوستوں کو اپنے علاقوں میں جا کر سمجھانا ہوگا لوگوں کو کیونکہ کوئی ایسا کام نہیں ہونے جا رہا کہ ایسے قیامت آگئی اور طوفان آگیا اور ملاکنڈ پر ٹیکسز لگنا شروع ہو گئے، ایسا کچھ نہیں ہے، صرف وہ ایک لفظ کی بات ہے کہ ہم نے اس کو Prove کرنا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی ٹیکس نہیں لگے گا، میں بار بار کہتا ہوں کہ کوئی ہمت ہی نہیں کر سکتا کہ یہ ٹیکس لاگو کر سکے، ہم نے خالی وہ گاڑیوں کا ٹیکس لگایا تو سارا ملاکنڈ نکل آیا، باقی ٹیکس کوئی کیسے لگا سکتا ہے؟ تو میری ہاؤس سے ریکویسٹ ہے کہ اس کو آگے لے جائیں تاکہ آگے فاٹا میں اور یہ الیکشن بھی، اگر یہ آج ہم کر

دیں تو ہو سکتا ہے کہ الیکشن ہمارے ساتھ ہی فاٹا میں بھی ہو جائے، یہ بھی ایک چانس نظر آ رہا ہے۔ بہت بہت شکریہ آپ سب کا کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

پچیسویں آئینی ترمیم بابت فاٹا کا صوبہ خیبر پختونخوا میں انضمام، مجریہ 2018 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Constitution (Twenty-Fifth Amendment) Bill, 2018 having the effect of altering the limits of the Khyber Pakhtunkhwa Province under Clause (4) of Article 239 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it, they may stand in front of their seats.

جو لوگ اس کے حق میں ہیں، وہ کھڑے ہو جائیں، پلیز کاؤنٹ۔

(Counting was carried)

Mr. Speaker: 85. Please sitdown.

(Applause)

Mr. Speaker: Those who are against it, they may stand in front of their seats; those who are against it may stand in front of their seats.

آپ لوگ جو اس کے مخالف ہیں، وہ اپنی سیٹ پہ کھڑے ہو جائیں، Count down۔

(Counting was carried)

Mr. Speaker: 6-----

(Interruption)

جناب سپیکر: سی ایم صاحب! ابھی باقی ہیں۔

Now the question before the House is that all such Clauses of the Bill along with consequential Clauses may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may stand in front of their seats. (To Secretary Assembly) Secretary Sahib! Count please.

(Counting was carried)

Mr. Speaker: 87, 87. Those who are against it may stand in front of their seats.

(Counting was carried)

Mr. Speaker: 07, 07. The 'Ayes' have it. Clauses are adopted and stands part of the Bill.

پچیسویں آئینی ترمیم بابت فاٹا کا صوبہ خیبر پختونخوا میں انضمام، مجریہ 2018 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Law, please.

Minister for Law: Mr. Speaker, Sir! I beg to move that the Constitution (Twenty-Fifth Amendment) Bill, 2018, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Constitution (Twenty-Fifth Amendment) Bill, 2018, may be passed? Those who are in favour of it, they may go to the 'Ayes' lobby.

(اس مرحلہ پر جو اراکین بل کے حق میں تھے، وہ 'Ayes' lobby میں چلے گئے)

Mr. Speaker: And those who are against it, they may go to the the 'Noes' lobby.

(اس مرحلہ پر جو اراکین بل کے مخالف تھے، وہ 'Noes' lobby میں چلے گئے)

(اس مرحلہ پر ہال میں خاموشی رہی)

(اس مرحلہ پر اراکین Lobbies سے ایوان میں واپس آ گئے)

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی طرف سے اور میری طرف سے اسمبلی کا جو سٹاف ہے، اس کیلئے تین مہینے کا Honorarium کا اعلان کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: فوٹو سیشن، سی ایم صاحب! ایک منٹ جی، ابھی قرارداد باقی ہے، ایک ریزولیوشن پاس کرنی ہے، دوسری بات یہ ہے کہ فوٹو سیشن کرنی ہے۔

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: او جی، بل دا ریزولیوشن کول دی کنه، فائنل خو لا نه دے، تاسو به ریزولیوشن پاس کوئ کنه جی، دا Main چې دے، دا خو ریزولیوشن به پاس کوئ کنه، د دې خپل پروسیجر دے کنه جی، تاسو لا خوزئ مه جی، دا تاسو-----

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: هں جی، ناں ناں، لا پروسیجر پاتې دے جی، (مداخلت) ناں لا پاتې دے، (مداخلت) دا اوګوره ما ته دومره، بس صرف پینځه منټه، جی پینځه منټه، (مداخلت) دا اوشو کنه جی، زمونږه یو ریزولیوشن دے، هغه به پاس کوؤ، دا دې باره کښې، دا څه شے دے، کوم دے هغه ریزولیوشن، دا ریزولیوشن دے، ایجنډا باندې دے، دا ورکړه انعام خان! سیکرټری صاحب! دا

د Photo arrangement شه دے ، فوټو دا ورته، یہ تمام معززاراکین نوٹ کرلیں کہ اس کے بعد ہم فوٹولیں گے،اس اجلاس کے بعد فوٹو سیشن ہوگی توآپ-----

(شور)

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: نہیں،آپ بیٹھ جائیں،ابھی آپ بیٹھ جائیں،اپنی اپنی جگہوں پہ بیٹھ جائیں جی،اپنی اپنی جگہوں پہ بیٹھ جائیں،اپنی اپنی جگہوں پہ بیٹھ جائیں پلیز۔آنریبل منسٹر فارلاء-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: اچھاجی،ریزلٹ تیارہے کہ نہیں؟اپنی اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں جی۔

Minister for Law: Mr. Speaker! -----

(Pandemonium)

جناب سپیکر: اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں جی، Please collect the result, please collect the result Secretary Sahib! Please.

(Result is preparing)

Minister for law: Mr. Speaker Sahib, I on behalf of the honourable Chief Minister to move a resolution under Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan in the House. In pursuance of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, hereby resolve that the [Majlis-e-Shoora (Parliament)], may by law regulate the matters pertaining to explosives.

(Result is preparing)

جناب سپیکر: ایک منٹ جی،ریزلٹ آجائے تو میں پھر اس کو Announce کرتاہوں جی، Finish؟ یہ فوٹو سیشن ہم اسمبلی کے مین گیٹ کے سامنے کریں گے،آپ جیسے ہی اجلاس ختم ہو تو Kindly تمام ایم پی ایز صاحبان وہاں تشریف لے کر جائیں،پرانے ہال کے سامنے۔Ji please collect the result۔

(اس مرحلہ پر نتیجہ مرتب کیا گیا)

Mr. Speaker: 92 and 07. The 'Ayes' have it. The Bill is passed with 92 Votes in favour (Applause) and against 07 votes, against 07 votes.

(Applause)

قرارداد

Mr. Speaker: Item No. 12 Law Minister, please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I on behalf of the honourable Chief Minister to move a resolution under Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan in the House.

In pursuance of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, hereby resolve that the [Majlis-e-Shoora (Parliament)], may by law regulate the matters pertaining to explosives.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Minister, under Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

اس کے بعد تصویر، فوٹو ہم لیں گے ادھر مین گیٹ کے سامنے، تمام ایم پی ایز صاحبان سے ریکویسٹ ہے کہ جیسے ہی سیشن ختم ہو جائے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: ریزولیوشن پاس ہوئی، لاء منسٹر! پلیز او شو۔ The sitting is adjourned till 11:00 am tomorrow.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 28 مئی 2018ء صبح گیارہ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف وفاداری رکنیت

[آرٹیکل 65اور 127]

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

میں،............................،صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ ،بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، میں،اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری،اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ،اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق،اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری،سالمیت،استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے(آمین)]